بفیضِ روحانی، تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنامِ تاریخی مُشعِرِ سالِ تصنیف

تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعِرِ سالِ تکمیل

اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

۱۳ ھ ۶۱

تصنیفِ لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نامِ کتاب	تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنّف	ناصر سنیت کاسر لا مذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعیِ جمیل	عبد القدیر قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام رضا صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہذا۔

ناشر	مدرسہ گلشن رضا کولبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر

طبع چہارم	ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد	ایک ہزار

کتابت	نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " "

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " "

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " "

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

۷۸۶
۹۲

عرض ناشر

یہ کتاب تلمیذ رشید حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جس میں یہ مبارک فتویٰ نافع تقویٰ، دافع بلویٰ، قاطع طغویٰ مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ نجدیت، وہابیت، دیوبندیت رافضیت، قادیانیت، چکڑالویت ونیچریت، آغاخانیت، احراریت، لیگیت وخاکساریت، بہائیت، کرشنیت وصلح کلیت وغیرہا کفری بیماریوں میں مبتلا ہوگئے ہیں ان کو قرآنی ایمانی نسخہ شفا دینے والا بیمار دلوں اور مریض روحوں کو وننزل من القرآن ما ھو شفاء کی یقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا جن بندگان خدا نے اس کی تعلیم فرمائی ان کی تدابیر حفظان صحت پر بتوفیقہ تعالیٰ جو عمل کریں ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمانان اہلسنت کو امراض کفریہ سے بعونہ تعالیٰ ثم بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بچانے والا عظیم شاہکار تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ جس پر مظہر اعلیٰ حضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ شاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی و دیگر اکابر اہلسنت کی تصدیقات ثبت ہیں۔

راقم کے علم کے مطابق پہلی بار یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ کی زندگی میں طبع ہوئی۔ تقریباً عرصہ ۲۵ / ۳۰ سال کے بعد ۲۳ / صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ / ستمبر ۱۹۸۹ء محترم جناب شفیق احمد بھائی حشمتی نے ۱۲۲ / ۱۰۱ کرنیل گنج کانپور سے شائع کروایا۔ پھر ۸ / ۹ سال کے بعد ذی القعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ / مارچ ۱۹۹۸ء میں الحاج احمد عمر ڈوساصاحب حشمتی مرحوم بمبئی نے ماہنامہ سنی آواز ناگپور کی جانب سے شائع کرواکر تقسیم فرمایا۔ اب ادھر یکے بعد دیگرے اکابر اہلسنت کے رخصت ہو جانے کے بعد فرقہائے باطلہ بالخصوص نجدیہ، وہابیہ، غیر مقلدیہ تبلیغیہ، مودودیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم پوری قوت کے ساتھ میدان میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھانس رہے ہیں اور ان کا دین وایمان لوٹ رہے ہیں اور اہلسنت وجماعت کی مساجد اور مدارس و مکاتب پر قبضہ جماکر نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کے سبق پڑھا رہے ہیں ایسے نازک زمانے میں ان فرقہائے باطلہ کی قلعی کھولنے کے لیے تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ العالی کے مشورے کے بعد چوتھی بار بحمدہٖ تعالیٰ فقیر قادری صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور ادارہ مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ کی جانب سے عمدہ کتابتِ جدید سے مزین کر کے منظر عام پر لا رہا ہے۔

مولائے کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ادارہ ہٰذا کو روز افزوں ترقی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دین حق یعنی مسلک اعلیحضرت

کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جملہ معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر عبدالصمد قادری رضوی مدرسہ گلشن رضا کولمبی
۱۱ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۷ اگست ۲۰۰۶ء
دوشنبہ مبارکہ۔

ڈاکٹر محمد اقبال کے متعلق شرعی حکم

یہ کتاب آج سے تقریباً ۶۶ سال قبل کی تصنیف ہے۔ حضرت مصنف کتاب علیہ الرحمۃ نے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے خلافِ شرع اشعار واحوال کے مطابق حکم لگایا تھا۔ مگر راقم نے ربیع النور ۱۴۰۱ھ میں رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں اقبال کے خلاف شرع شعر کا ایک مصرعہ "مسیح وخضر سے اونچا مقام ہے تیرا" لکھ کر حکم شرعی معلوم کیا تو حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دارالافتاء بریلی شریف نے مصرعہ مذکورہ بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا۔ میں نے حضور مفتی اعظم ہند (حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔ بیشک اقبال سے خلافِ شرع امور کا صدور ہوا ہے۔ کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ وبے ادب نہیں تھا۔ بے شک اس سے اس کی جہالت کی بنا پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مگر آخری وقت میں

مرنے سے پہلے اس کی توبہ بھی مشہور ہے۔ اور حضرت نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ نہیں ہوتا اس کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اقبال کا یہ شعر پڑھا

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

حضرت یہ شعر پڑھ کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اس شعر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اقبال کی محبت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرمایا اقبال کے بارے میں توقف چاہیئے اور حضرت کا یہ فرمان اس وقت کی ناسازیٔ طبع سے ۱۵/۱۶ سال پہلے کا ہے۔ حضرت کے اسی فرمان پر میرا عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد اعظم غفرلہ خادم دارالافتاء بریلی شریف

فتویٰ نمبر ۳۳۴۶/۱۵ دستخط سرکار مفتیٔ اعظم ہند فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

۱۹ ر رجب ۱۴۰۱ھ

حضرات قارئین کو اس فتویٰ کے پیش نظر آگاہ کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کے بارے میں توقف وسکوت سے کام لیں لیکن ان کے وہ اشعار جو شریعت مقدسہ کے خلاف ہیں ان سے قطعی پرہیز کریں۔ انہیں سند بنا کر ہرگز پیش نہ کریں۔ ہدایت کا مالک اللہ تعالیٰ ہیں اور آپ کو ہر طرح کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ فقیر عبدالصمد قادری رضوی نوری اورنگ آبادی

۱۱ ر رجب المرجب ۱۴۲۷ھ دوشنبہ مبارکہ

پس عثمان کی تحریف قرآنی میں کیا شک ہے اس لیے کہ جو چیز مشاہدہ میں آرہی ہے اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ دیکھی ہوئی چیز کا بیان ہی کیا یعنی عام طور پر رافضیوں کے یہ گندے عقیدے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا تمام انبیاء علیہم السّلام سے ائمہ اثنا عشر رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں اور قرآن عظیم ناقص ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہ دونوں عقیدے یقینی قطعی اجماعی کفر وارتداد ہیں تمام مسلمانوں کے اعتقاد میں یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام غیر انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ وکذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولھم ان الائمۃ افضل من الانبیاء یعنی اسی طرح غالی رافضیوں کو بھی قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کہتے ہیں جن کا قول یہ ہے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام سے افضل ہیں۔ یوں ہی یہ مسئلہ بھی ضروریات دین میں سے ہے کہ سارا قرآن پاک مکمل طور پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر اب تک مکتوب و محفوظ چلا آرہا ہے اور جب تک اسلام دنیا میں قائم رہے گا قرآن پاک یوں ہی مکمل اور ہر قسم کی لفظی تحریف و تبدیل و تغیر و زیادت و نقصان سے پاک و محفوظ رہے گا۔ اس کی حفاظت اس کے نازل فرمانے والے رب تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذمۂ قدرت پر لے لی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون ۝ یعنی بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل فرمایا اور بیشک ہمیں

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی　　　رہ گئے صوفی و ملّا کے غلام اے ساقی

بالجملہ:۔ جو شخص سائنس کے وسوسات کاذبہ وہوسات عاطلہ پر آنکھ بند کر کے ایمان لے آئے اور ان پر بھروسہ کر کے ارشادات الٰہیہ کو جھٹلائے وہ بحکم شریعت مطہرہ یقیناً بے ایمان و بے دین ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم مسٹر حالی کے اس مسدس میں بیسیوں کفریات کے انبار ہیں۔ اور ہزاروں ضلالت کے طومار وفیہا ذکرنا کفایۃ لاولی الالباب والانظار والعیاذ باللہ الواحد القہار۔

اسی طرح فلسفی نیچریت ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی فارسی اور اردو نظموں میں دہریت اور الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے۔ کہیں اللہ عزوجل پر اعتراضات کی بھرمار ہے کہیں علمائے شریعت وائمۂ طریقت پر حملوں کی بوچھار ہے۔ کہیں سیّدنا جبریل امین و سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ و سیدنا عیسیٰ مسیح علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تنقیصوں توہینوں کا انبار ہے۔ کہیں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصّلاۃ والتحیہ واحکام مذہبیہ وعقائد اسلامیہ پر تمسخر واستہزا وانکار ہے کہیں اپنی زندیقیت و بے دینی کا فخر ومباہات کے ساتھ کھلا ہوا اقرار ہے۔ عوام اہلِ اسلام کی آسانی فہم کے لئے ہم اس وقت ڈاکٹر صاحب کے اردو کلام کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔ اپنی کتاب "بالِ جبریل" کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔ ؎

تیرے شیشے میں مے باقی نہیں ہے　　　بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے!!

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم!　　　بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے!

اللہ اکبر! حضرت ربّ العزّت جواد کریم ذوالفضل العظیم جل جلالہٗ کو بخیل بتایا جائے اس کے رزاق نہ ہونے کا گیت گایا جائے اور ایسی گستاخی و بے باکی کو کمال شاعری

۱؎ ڈاکٹر اقبال سے متعلق شرعی حکم عرض ناشر کے ص ۵-۶ پر ملاحظہ کریں

ٹھہرایا جائے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ پھر صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں۔ ؎

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب! لامکاں تیرا ہے یا میرا

ڈاکٹر صاحب اس شعر میں حضرت احد صمد جل جلالہٗ سے کہہ رہے ہیں کہ اے رب! اگر لامکاں شوق کے ہنگاموں سے خالی ہوتا[1] تو بے شک میری خطا ہوتی مگر لامکاں تو تیرا ہی ہے تو یہ تیری ہی خطا تو ہے۔ العظمۃ للہ!

حضرت قدوس سبوح جل جلالہٗ کو خطاکار کہا جائے اور پھر اسی کو حقیقت کی ترجمانی کہا جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ پھر اسی صفحہ پر کہتے ہیں۔

اسے صبح ازل انکار کی جرأت ہوئی کیوں کر!
مجھے معلوم کیا وہ راز داں تیرا ہے یا میرا۔

اس شعر میں ڈاکٹر صاحب اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہہ رہے ہیں کہ ابلیس کو تیرے حکم پر عمل کرنے سے انکار کرنے کی جرأت کیوں کر ہوئی۔ یہ مجھے کیا معلوم! آخر وہ تیرا ہی تو رازدار ہے۔ میرا رازدار تو ہے نہیں میں کیا جانوں کہ ابلیس کو تیرا کون سا ایسا راز معلوم ہو گیا جس کی بنا پر وہ تیرا حکم بجالانے سے انکار کی جرأت کر بیٹھا۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ انداز گفتگو ایسا ہی ہے جیسے کسی کے خفیہ عیب در پردہ بیان کئے جاتے ہیں جس طرح غالب خود اپنی ذات کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے،

اسی طرح ڈاکٹر صاحب پردے پردے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو کھری کھری

---

[1] ہے تو یہ خطا کس کی ہے اگر لامکاں میرا ہوتا اور پھر شوق کے ہنگاموں سے خالی ہوتا۔

سُنا رہے ہیں کہ تو ہی نے ابلیس کو اپنے ایسے راز بتا دیئے جن کی بنا پر اسے یہ جرأت وجسارت ہوگئی یعنی ابلیس کی اس جرأت اور ہٹ دھرمی کا سبب اس کی خباثت وملعونیت نہیں بلکہ خود اللہ عزوجل کا راز دار ہونا اس کا سبب ہے۔ نہ تو اسے اپنے خفیہ راز بتاتا نہ ابلیس ایسی جرأت کر سکتا۔ آہ! آہ! آہ! اللہ عزوجل کی بارگاہِ بے نیاز میں ایسی بدگوئی ودشنام بازی مسلمانو! للہ! انصاف یہ ترجمانیٔ حقیقت ہے یا ترجمانیٔ ابلیسیت۔ پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں۔ ؎

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا

ڈاکٹر صاحب اس شعر میں اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں کہ یہی خاک کا پتلا انسان وہ ستارہ ہے کہ اسی کی چمک دمک سے تیرا جہان روشن ہے۔ پھر اگر تو اس مٹی سے بنے ہوئے انسان کو مٹا دے گا تو میرا کیا حرج ہے تیرا ہی نقصان ہوگا اللہ اللہ! اس غنی عن العٰلمین جل جلالہٗ کو نقصان سے پاک ومنزہ رہنے میں وجودِ انسانی کا محتاج ٹھہرایا جائے اور واحد قہار جل جلالہٗ کے ساتھ اس گستاخانہ طرزِ گفتگو کو اپنی شاعری کا گل سرسبد بنایا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر صفحہ ۳۲ر پر فرماتے ہیں۔

یہی آدم ہے سلطاں بحر وبر کا — کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا
نہ خود بیں نے خدا بیں نے جہاں بیں — یہی شہکار ہے تیرے ہنر کا

ڈاکٹر صاحب ان شعروں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت صنعت پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا یہی انسان خشکی وتری کا بادشاہ ہے۔ اس اندھے کا کیا

حال بیان کروں۔ اسے نہ خود اپنی ہستی سجھائی دیتی ہے نہ اسے خدا نظر آتا ہے۔ نہ اسے جہان دکھائی دیتا ہے! کیا یہی تیری صنعت و قدرت کا کامل نمونہ ہے۔ اعوذ باللہ۔ انسان کو اللہ عزّ وجل کی قدرت و صنعت کا شاہکار بتانا پھر اسی کے عیوب و نقائص بیان کر کے صنع الٰہی و قدرتِ خداوندی پر اعتراض جمانا اور مسلمانوں کے سامنے ترجمان حقیقت بن کر آنا یہ ہے شاعر مشرق کا کمال والعیاذ باللہ ذی العزۃ والجلال۔

پھر اسی صفحہ کے ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں ایک معترضانہ کلام لکھا جس میں لکھتے ہیں۔ ؎

حاضر ہیں کلیسا میں کباب و مے گلگوں
مسجد میں دھرا کیا ہے بجز موعظ و پند
احکام تیرے حق ہیں مگر اپنے مفسّر
تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پا ژند!
فردوس جو تیرا ہے کسی نے نہیں دیکھا
افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نے ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند!
چپ رہ نہ سکا حضرت یزداں میں بھی اقبال
کرتا کوئی اس بندۂ گستاخ کا منہ بند

ان شعروں میں اللہ عزّ وجل کو ڈاکٹر صاحب بے نقطہ سنا رہے ہیں کہتے ہیں کہ گرجا میں تو شراب و کباب حاضر ہیں۔ مسجد میں وعظ و نصیحت کے سوا کیا

دھرا ہے۔ اے اللہ تیرے احکام تو حق ہیں لیکن ہمارے مفسرین نے قرآن عظیم کی تاویلیں کر کر کے اس کو پاژند یعنی پارسیوں کی مذہبی تفسیر بتادیا ہے۔ تیرے فردوس کو تو کسی نے دیکھا ہی نہیں لیکن یورپ کا ہر ایک گاؤں فردوس ہی کی مانند ہے میں وہی بات کہتا ہوں جسے حق سمجھتا ہوں۔ نہ تو میں مسجد کا بے وقوف ملّا ہوں نہ تہذیب کا فرزند ہوں۔ یہ اعتراضات ہیں جو ڈاکٹر صاحب نے حضرت حق سبحٰنہ، وتعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز پر جڑے ہیں۔ یہ استہزاءات وتمسخرات ہیں جو اقبال صاحب نے اللہ رب العزّت جل جلالہ، سے کئے ہیں مقطع میں اس امر کا کھلم کھلا اقرار بھی کرلیا کہ شاعر مشرق صاحب اللہ عزّ وجلّ کی جناب میں گستاخیاں ضرور کرتے ہیں کاش یہ گستاخی کا اقرار ندامت وشرمندگی کے ساتھ اور آئندہ اس گستاخی سے رجوع کے قطعی ارادے کے ساتھ ہوتا تو یہی اقرار توبہ ہو سکتا تھا مگر ترجمانِ حقیقت صاحب اپنی ان گستاخیوں اور دریدہ دہنیوں پر فخر فرما رہے ہیں۔ ان کو اپنے جرأت وبہادری وحق گوئی وسخن سنجی کا کمال بتا رہے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

پھر اسی کے صفحہ ۱۵۹، پر لکھتے ہیں ؎

میں بھی حاضر تھا وہاں ضبطِ سخن کر نہ سکا!
حق سے جب حضرتِ ملّا کو مِلا حکمِ بہشت
عرض کی میں نے الٰہی مری تقصیر معاف
خوش نہ آئیں گے اسے حور وشراب ولب کشت
نہیں فردوس مقامِ جدل وقال واقول
بحث وتکرار اس اللہ کے بندے کی سرشت
ہے بدآموزیِ اقوام ومِلل کام اس کا!

اور جنت میں نہ مسجد نہ کلیسا نہ کنشت

اس نظم میں ڈاکٹر صاحب نے علمائے شریعت پر پھبتیاں اڑائی ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کو ڈاکٹر صاحب سے اس کی شکایت نہ ہونی چاہئے۔ کہ جب وہ خود اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں بکمالِ جرأت وجسارت گستاخیاں بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں تو حضرت مُلّا بے چارے کس شمار وقطار میں ہیں۔ مگر کہنا تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے علمائے شریعت کے تین عیوب گنائے۔ بحث مجادلہ ۱؎ قال واقول ۲؎ قوموں اور ملتوں کے درمیان دوستی ومحبت نہ ہونے دینا۔ اب مسلمانانِ اہلسنّت قرآن عظیم کی روشنی میں اِن باتوں کے احکام دیکھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن ان ربك ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہٖ وھو اعلم بالمھتدین ۝ یعنی اپنے رب کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئك ھم الظٰلمون ۝ یعنی اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالموں میں ہے۔ (ترجمہ رضویہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم والکفار

اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ۞ یعنی اے ایمان والو جنھوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔ (ترجمۂ رضویہ) اور اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیھود والنصٰریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظٰلمین ۞ یعنی اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو بے شک وہ انھیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (ترجمۂ رضویہ)

اسی طرح قال اقول۔ یعنی کافروں مشرکوں مرتدوں منافقوں کے اقوالِ کفر و ضلال نقل کرکے ان پر رد و طرد انکار ازہاق وابطال فرمانا بھی سنت الہیہ ہے۔ ہر وہ مسلمان جو قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ سکتا ہو؛ دیکھ رہا ہے کہ اللہ عزّ وجل نے قرآن عظیم میں سیکڑوں مقامات پر یہودیوں نصرانیوں مشرکوں دہریوں وغیرہم کافروں مرتدوں اور مسلمان کہلاکر کفر بکنے والے منافقوں کے اقوالِ کفریہ نقل فرماکر ان کا ردّ وابطال وازہاق اور عقائد حقہ و مسائل حقہ کا اثبات واحقاق فرمایا ہے تو علمائے شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ جو بدمذہبوں لامذہبوں بددینوں بے دینوں سے مباحثہ ومجادلہ اور ان کے اقوال کفر و ضلال پر ردّ وابطال فرمایا ہے۔ سنّی مسلمانوں کو تمام کافروں مشرکوں مرتدوں منافقوں کی دوستی و محبّت و وداد و محبت واتحاد سے بچاتے ہیں۔ درحقیقت اللہ عزّ وجلّ ہی کے احکام مبارکہ کو بجالاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ تینوں باتیں ایسے عیوب ونقائص ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ایسا کرنیوالے جنت کا

مستحق ہی نہیں سمجھتے۔ تو اگرچہ ڈاکٹر صاحب کے یہ اعتراضات بظاہر تو حضرت مُلا پر ہیں لیکن درحقیقت خود حضرتِ اللہ پر ہیں۔ جل جلالہ۔ ہم اپنے رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی قھر القادر علی الکفار اللیاڈ میں بیان کر چکے کہ نیچری لیڈر نیچری مسٹر نیچری ریفارمر نیچری اسپیکر نیچری ایڈیٹر اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی پر بے پردہ حملے کرنا چاہتے ہیں لیکن دین دار مسلمانانِ اہلسنت کے یکلخت متنفر و مخالف و بیزار ہو جانے کا خیال ان کو لرزا دیتا ہے۔ کپکپا دیتا ہے۔ اس لئے وہ بے چارے مُلّا کو سُنا لیتے ہیں۔ اور اسی طرح غیظ و غضب کی آگ بجھا لیتے ہیں۔ اس نظم میں ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی وتیرہ اختیار کیا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

ڈاکٹر صاحب کے قلب میں ابلیس کی بھی بہت عزت و عظمت معلوم ہوتی ہے جس کا جابجا اظہار ہو رہا ہے۔ اسی "بالِ جبریل" کے صفحہ ۱۹۲ سے صفحہ ۱۹۴ تک حضرت جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کا ابلیس ملعون سے ایک مکالمہ گڑھا جس میں ابلیس کو ایسے راز سے سرمست بتایا جس سے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام بھی واقف نہیں۔ چنانچہ ابلیس کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

آہ اے جبریل تو اس راز سے واقف نہیں!
کر گیا سرمست مجھ کو توڑ کر میرا سُبو

پھر ابلیس ہی کی زبان سے ابلیسی جرأت اور ابلیسی بہادری کے خطبے پڑھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

خضر بھی بے دست و پا الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم دریا بہ دریا جو بہ جو!

یعنی ڈاکٹر صاحب کی زبان پر ابلیس بول رہا ہے کہ ہر ہر سمندر ہر ہر دریا ہر ہر نہر

۱؎ آڑ بنا کر جس قدر گالیاں بدگویاں اللہ عزوجل کو سنانا چاہتے ہیں غریب مُلا کو

میں میرے ایسے زبردست طوفان ہیں جن کے مقابلے میں اللہ عزوجل کے عظمت والے رسول الیاس اور خضر علیہما الصلاۃ والسلام بھی بے دست و پا یعنی عاجز و مجبور ہیں۔
آخر میں ترجمان حقیقت صاحب اس طرح ابلیس کی ترجمانی فرماتے ہیں۔ ؎

میں کھٹکتا ہوں دلِ یزداں میں کانٹے کی طرح
تو فقط اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو!!

یعنی اے جبریل تو فقط اللہ ہو اللہ ہو کرتا رہتا ہے مگر میری جرأت و بہادری کا تو یہ عالم ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہوں۔ الکبریائ للہ۔ اللہ عزوجل قدوس و سبوح کے لیے دل اور پھر اس میں کانٹے کی طرح ابلیس کا کھٹکتا رہنا یہ ہے ڈاکٹر صاحب کی ترجمانی حقیقت۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
یہ تو چند نمونے ڈاکٹر صاحب کی مایۂ ناز کتاب "بال جبریل" سے پیش کئے ہیں۔
اب ذرا ڈاکٹر صاحب کی "بانگ درا" سے بھی مختصراً سن لیجئے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب "بانگ درا" مطبوعہ کریمی پریس لاہور کے صفحہ ۸۲ پر لکھتے ہیں ؎

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کے یہ گلستاں ہمارا

مسلمان عظمتِ الٰہی کا فدائی مسلمان عزت مصطفائی کا شیدائی مسلمان تو حرمین طیبین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو سارے جہان سے اچھا کہے گا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اپنے ہندوستان ہی کو سارے جہان سے اچھا بتا رہے ہیں۔ پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ڈاکٹر صاحب کا مذہب تو ہندوستان کے رہنے والوں کو آپس میں بیر رکھنا
ہیں سکھاتا۔ لیکن اللہ عزّ وجل کا نازل فرمایا ہوا حضور اقدس سیّدنا محمد رسول
ند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا لایا ہوا مقدس دین اسلام مسلمانوں کو ہر
ے کافر و مشرک و مرتد و منافق سے خواہ وہ ان کے کیسے ہی آپس کا ہو ضرور
بی و مذہبی بیر رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ تین آیاتِ کریمہ ہم ابھی تلاوت کر چکے۔ ایک
ر آیتِ مبارکہ میں اللہ واحد قہار جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ قد کانت لکم اسوۃ
سنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برءٰؤا منکم
ما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوۃ
لبغضاء ابدًا حتی تؤمنوا باللہ وحدہٗ۔ یعنی بے شک تمہارے لئے
ا پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انھوں نے اپنی قوم سے
بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے
ر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہو چکی ہمیشہ کے لیے جب
ـ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ (ترجمہ رضویہ)

ڈاکٹر صاحب کا مذہب تو آپس میں بیر رکھنے سے منع کرتا ہے لیکن خدا
ول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا پیارا دینِ اسلام تو باپ بھائی
ٹے بیوی رشتہ دار سے بھی جب کہ وہ کافر یا مشرک یا مرتد یا منافق ہو مسلمان کو
ا ایمانی بیر رکھنے کا حکم دے رہا ہے۔ مسلمانانِ اہلسنت خود ہی انصاف کر لیں
کٹر صاحب کے مذہب کو سچے دینِ اسلام کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ پھر اسی
ـ درا کے صفحہ ۱۷۷ سے صفحہ ۱۸۷ تک اللہ عزّ وجل کی بارگاہِ بے نیاز میں شکوہ
بس میں جا بجا اللہ تعالیٰ پر مسلمانوں کے احسان جتائے۔ اللہ عزّ وجل پر اعتراضات

بھی کئے اسے ہرجائی بھی کہا۔ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں۔ ا
بھی کہہ دیا کہ ؎

خندہ زن کفر ہے احساس تجھے ہے کہ نہیں
اپنی توحید کا کچھ پاس تجھے ہے کہ نہیں
آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رُخ زیبا لے کر
آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں تجھے یاد نہیں!

اسی شکوے میں صفحہ ۱۸۲ پر لکھا۔ ؎

قہر تو یہ ہے کہ کافر کو ملیں حور و قصور
اور بے چارے مسلماں کو فقط وعدۂ حور

یعنی اے اللہ! یہ کیا غضب ہے کہ کافر کو تو حورِ جنت اور قصورِ جنت سب
کچھ ملتے ہیں۔ اور مسلمان بے چارے کو حوروں کا صرف وعدہ ہی دیا جاتا ہے۔
پھر صفحہ ۲۲۰ سے صفحہ ۲۳۲ تک جوابِ شکوہ گڑھا۔ یعنی ڈاکٹر صاحب کے شکو
کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ جواب دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ پھر اسی صفحہ ۲۲۴
پر اللہ عزّ وجل کی طرف سے اس اعتراض کا بھی جواب گڑھا ہے۔ ؎

کیا کہا بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حور!
شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور
عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور!!
مسلم آئین ہوا کافر تو ملے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں!

اس بند میں ڈاکٹر صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ مسلمان کو حور دیئے جانے کا وعدہ ضرور دیا گیا تھا لیکن حوروں کے نہ ملنے کی بیجا شکایت نادانی پر مبنی ہے۔ عدل وانصاف ہمیشہ سے خالق کائنات جل جلالہٗ کا قانون ہے۔ مسلمانوں کے آئین وقوانین کو کافروں نے اختیار کر لیا تو انھیں حور وقصور مل گئے۔ مسلمانوں کو یہ حور وقصور کیوں کر ملیں۔ ان میں کوئی حوروں کا چاہنے والا ہی نہیں یعنی یہ یورپین لیڈیاں پارسی میمیں یہودیوں کی لڑکیاں عیسائی اینڈمین جن سے میل ملاقات کر کے آج کل کے نوجوان آزادی پسند لوگ عیش وعشرت کے گلچھرے اڑاتے ہیں یہی وہ حوران جنت ہیں جن کا وعدہ مسلمانوں سے کیا گیا تھا۔ اور آج کل کی یہ بلڈنگیں کوٹھیاں یہ ہوٹل اور بنگلے جن میں یورپ والے راحت وآرام کرتے ہیں یہی وہ جنت کے محل اور فردوس کے قصور ہیں۔ جن کا وعدہ مسلمانوں کو دیا گیا تھا۔ کافر لوگ چونکہ آئین اسلامی پر عامل ہیں اس لئے انھوں نے ان حوروں قصور کو حاصل کر لیا اور مسلمان چونکہ سب کے سب کافر ہیں اسی لیے وہ ان حور وقصور سے محروم ہیں۔ آہ آہ اے سنی مسلمانو! سنی مسلمان بھائیو! بنگاہ ایمان وبنظر انصاف ملاحظہ فرمائیے یہ وہی کفری ملعون مضمون ہے جو مرتد اعظم عنایت اللہ مشرقی کی ناپاک کتاب کفر مآب "تذکرہ" ملعونہ کا موضوع ہے۔ مرتد مشرقی بھی اس دنیا کے عیش وآرام کو جو آج کفار ومشرکین ودہرین کو حاصل ہے جنت بتاتا ہے اور مسلمان جن دنیوی تکلیفوں میں مبتلا ہیں ان کو عذاب جہنم ٹھہراتا ہے اور اسی لئے وہ یورپ کے کافروں ہندوستان

کے مشرکوں کے مسلمان ہونے کا نجس گیت گاتا ہے۔ دنیا بھر کے سب مسلمانوں کو کافر بے دین بناتا ہے۔ چنانچہ اپنے تذکرۂ ملعونہ کے افتتاحیہ عربیہ کے صفحہ ۱۰۸ او ۱۰۹ ار پر لکھتا ہے۔ واما قولہ زوجنھم بحور عین فی الایات فما عنی اللہ بھذا اشیئا الا ازواجا مطھرۃ حسناء الوجہ بیضاء الجلد التی زوج المسلمون من بعد تمکینھم فی الارض۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آیتوں میں یہ فرمایا کہ ہم نے جنتیوں کو حورِ عین سے بیاہ دیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے ان صاف ستھری عورتوں کے سوا کچھ اور مراد نہیں لیا۔ جو خوبصورت چہرے سفید جلد والی تھیں۔ جن سے مسلمانوں نے زمین پر قبضہ کر لینے کے بعد بیاہ کر لیا۔ بہرحال جن حور فردوس وقصورِ جنت کا اللہ عزّوجل نے اپنے ایمان والے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے ان سے صرف یہی دنیوی نازنینیں اور بلڈنگیں مراد لینا ضروریاتِ دین کا کھلا ہوا انکار ہے اور صریح کفر آشکار۔ والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔

ہماری اس مختصر تقریر سے واضح ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب کے فلسفے کی حقیقت صوفی و ملا پر پھبتیاں اڑانا اللہ عزوجل کو کھری کھری بے نقط سنانا حورِ فردوس وقصورِ جنت کے معانی ضروریۂ دینیہ سے انکار کر کے یورپ کی لیڈیاں یورپین طرز کی کوٹھیاں ان کی مراد بتانا ابلیس کی عظمت کے گیت اور ؎

گو فکرِ خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

کے ترانے گانا غرض کھل کر زندیق ہو جانا ہے۔ اب ہم یہ بھی بتا دیں کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کو یہ فلسفہ کس کی شاگردی کی بدولت حاصل ہوا۔ چنانچہ ان کے رفیقِ یورپ شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا سابق مدیر مخزن ان کی

کتاب "بانگ درا"، کے دیباچے کے صفحہ ح پر لکھتے ہیں۔

بی اے کے لئے شیخ محمد اقبال کو لاہور آنا پڑا۔ انہیں علم فلسفہ کے تحصیل کا شوق تھا۔ اور انھیں لاہور کے اساتذہ میں ایک نہایت شفیق استاد ملا جس نے فلسفے کے ساتھ ان کی مناسبت دیکھ کر انہیں خاص توجہ سے پڑھانا شروع کیا۔ پروفیسر آرنلڈ صاحب جو اب سر ٹامس آرنلڈ ہو گئے ہیں اور انگلستان میں مقیم ہیں۔ غیر معمولی قابلیت کے شخص ہیں۔ قوت تحریر ان کی بہت اچھی ہے۔ اور وہ علمی جستجو اور تلاش کے طرز جدید سے خوب واقف ہیں۔ انھوں نے چاہا کہ اپنے شاگرد کو اپنے مذاق اور طرز عمل سے حصہ دیں اور وہ اس میں بہت کچھ کامیاب ہوئے۔ پہلے انھوں نے علی گڑھ کالج کی پروفیسری کے زمانے میں اپنے دوست مولانا شبلی مرحوم کے مذاق علمی کے پختہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اب انھیں یہاں ایک در جوہر قابل نظر آیا جس کے چمکانے کی آرزو ان کے دل میں پیدا ہوئی۔ اور جو دوستی اور محبت استاد اور شاگرد میں پہلے دن سے پیدا ہوئی وہ آخر ش شاگرد کو استاد کے پیچھے پیچھے انگلستان لے گئی۔ اور وہاں یہ رشتہ اور بھی مضبوط ہو گیا۔ اور آج تک قائم ہے۔ آرنلڈ خوش ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور میرا شاگرد علمی دنیا میں میرے لئے بھی باعث شہرت افزائی ہوا۔ اور اقبال معترف ہے کہ جس مذاق کی بنیاد سید میر حسن نے ڈالی تھی اور جسے درمیان میں داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا اس کے آخری مرحلے آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے۔

اس عبارت میں بیرسٹر صاحب نے صاف صاف بتا دیا کہ فلسفہ نیچریت حاصل کرنے میں شبلی اعظم گڈھی صاحب اور ڈاکٹر اقبال صاحب

دونوں ایک انگریز پروفیسر آرنلڈ کے شاگرد
ہے کہ مذہبوں اور دینوں کے اختلاف نے قومو
لئے ضروری ہے کہ تمام اقوام عالم کے درمیان اتفا
کے لئے سب مذہبوں سارے دینوں کو ایک کردیا
دراکے صفحہ ۳۸ پر ڈاکٹر صاحب آفتاب سے دعا کرتے

آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیاز ملت و آئین سے دل آزاد ہو !!

پھر اسی بانگ درا کے صفحہ ۳۷ پر لکھتے ہیں۔ ؎

اجاڑا ہے تمیز ملت آئین نے قوموں کو !
مرے اہل وطن کے دل میں کچھ فکر وطن بھی ہے

مسلمانان اہلسنت اس پر متعجب نہ ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے آفتا
سے دعا کیوں کر مانگی ؟ بات یہ ہے کہ جب ادیان و مذاہب کے باہمی امتیاز
ہی کو فلسفۂ نیچریت باطل ٹھہرا چکا۔ تو بت پرستی، تثلیث پرستی، شجر پرستی،
ستارہ پرستی، آفتاب پرستی بھی معاذ اللہ حق و درست ہوگئی۔ چنانچہ ڈاکٹر
صاحب اسی بانگ درا کے صفحہ ۳۰ و صفحہ ۳۱ پر ہندو دھرم کے مشہور
گائیتری کے منتر کا ترجمہ کرتے ہوئے آفتاب کے لئے صفات خدائی ثابت
کرکے سورج کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ ؎

ہے محفل وجود کا ساماں طراز تو !
یزدان ساکنان نشیب و فراز تو !
ہر چیز کی حیات کا پروردگار تو !

زائیدگانِ نور کا ہے تاجدار تو۔

ملاحظہ ہو ڈاکٹر صاحب نے ان شعروں میں آفتاب کو تمام جہان کی ہستی کا سامان کرنے والا اور پستی و بلندی کے سب رہنے والوں کا معبود اور ہر چیز کی زندگی کا پروردگار بنا دیا گیا اس سے بڑھ کر بھی کسی اور شئے کا نام آفتاب پرستی ہے؟ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس فلسفۂ نیچریت نے ڈاکٹر صاحب پر کیا اثر ڈالا اس کا بیان خود ڈاکٹر صاحب کی زبانی سُنئے۔ اسی بانگِ درا کے صفحہ ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ پر خود اپنے متعلق ایک مولوی صاحب کا مقولہ خود اپنے لفظوں میں یوں لکھا ہے

سُنتا ہوں کہ کافر نہیں ہندو کو سمجھتا
ہے ایسا عقیدہ اثر فلسفہ دانی!
ہے اس کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا
تفضیل علی ہم نے سنی اس کی زبانی
سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل
مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اڑانی

ان شعروں میں صاف لکھا کہ ڈاکٹر صاحب ہندؤں کو بھی کافر نہیں سمجھتے۔ ڈاکٹر صاحب میں تھوڑی سی رافضیت بھی ہے۔ کہ حضرت مولی علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سے افضل بتاتے ہیں۔ گانے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا مقصود مذہب کی خاک اڑانا ہے۔ اور یہ سب باتیں اسی فلسفے کے اثرات ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اپنے متعلق مولوی صاحب کا مقولہ خود اپنے لفظوں میں یوں لکھتے ہیں۔

اس شخص کی ہم پر تو حقیقت نہیں کھلتی!
ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی!

یعنی ہم نہیں سمجھتے کہ ڈاکٹر صاحب ایسے عقائد رکھتے ہوئے کیسے مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ان سے اعتقادات کے باوجود بھی ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی اور اسلام گڑھ لیا ہے اور وہ اپنے اسے گڑھے ہوئے اسلام کی بناء پر مسلمان ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مولوی صاحب کے ان شرعی الزاموں سے قطعًا اپنی برائت نہ کی بلکہ ان سب کا جواب صرف اسی قدر دیا ہے

گر آپ کو معلوم نہیں میری حقیقت
پیدا نہیں کچھ اس سے قصور ہمہ دانی!
میں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا
گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی!
مجھ کو بھی تمنا ہے کہ اقبال کو دیکھوں
کہ اس کی جدائی میں بہت اشک فشانی
اقبال بھی اقبال سے آگاہ نہیں ہے
کچھ اس میں تمسخر نہیں واللہ نہیں ہے

ان شعروں میں ڈاکٹر صاحب نے صاف صاف بتا دیا کہ مولوی صاحب کے جملہ الزامات تو درست وصحیح ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب کے خیالات وعقائد کا سمندر اس قدر گہرا ہے کہ ڈاکٹر صاحب خود بھی نہیں بتا سکتے کہ ان کے اسلام وایمان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ یہ ہیں ڈاکٹر صاحب

پر اثرات فلسفہ دانی اور وہ بھی خود انہیں کی زبانی۔ اسی فلسفے کو سکھانے کے احسان کا اعتراف ڈاکٹر صاحب اسی بانگ درا کے صفحہ ۵۴، ۵۵، پر آرنلڈ کی یاد میں نالۂ فراق لکھ کر کرتے ہیں جس میں ایک مصرع یہ بھی ہے۔ ؎

تو کہاں ہے اے کلیم ذروۂ سینائے علم

العظمۃ للہ! اس فلسفۂ نیچریت کو طور سینا سے تشبیہ دے کر ایک انگریز ڈاکٹر کو حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے تشبیہ دے ڈالی۔ والعیاذ باللہ المتکبر المتعالی۔ ڈاکٹر صاحب نے کمال صاف گوئی کے ساتھ اس امر کا بھی اظہار کر دیا ہے کہ ان کو یہ نیچریت و دہریت و زندیقیت یورپ کے فرنگیوں نے سکھائی۔ چنانچہ اپنی کتاب بال جبریل کے صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں۔ ؎

مجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی!

اس دور کے ملا ہیں کیوں ننگ مسلمانی!

لیکن ڈاکٹر صاحب کو معلوم نہیں ہے کہ جس طرح یورپ کے فرنگیوں نے ان کو زندیق بنا دیا۔ اسی طرح اس دور کے بدمذہب و بے دین ملاؤں کو ابلیس ملعون نے گمراہی و بے دینی کا پیالہ پلا دیا۔ والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔

یہ ہیں ترجمان حقیقت جناب ڈاکٹر اقبال صاحب جن کے نام پر اقبال ڈے منائے جاتے ہیں۔ اقبال ہوٹل کھولے جاتے ہیں۔ اقبال اخبار جاری کئے جاتے ہیں۔ بیرسٹر عبد القادر نے اپنے اسی دیباچۂ بانگ درا کے صفحہ ل اور صفحہ م پر یہ واقعہ بھی لکھا ہے کہ زمانۂ قیام یورپ میں ڈاکٹر اقبال صاحب نے ایک مرتبہ ارادہ کیا وہ شاعری کو یقیناً چھوڑ دیں۔ لیکن آرنلڈ صاحب نے مجھ سے اتفاق رائے کیا اور فیصلہ یہی ہوا کہ اقبال کے لئے شاعری کو چھوڑنا جائز نہیں۔ اور جو وقت وہ اس

شغل میں نذر کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اور انکے ملک و قوم کے لئے بھی مفید ہے۔ مسلمانانِ اہلسنّت انصاف فرمائیں کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ بولی اسلامی بولی ہے یا ان کے منہ میں ڈاکٹر آرنلڈ کی زبان بول رہی ہے؟ اور ڈاکٹر صاحب ترجمانِ حقیقت ہیں یا ترجمانِ نیچریت؛ انھیں غالی صلح کلیوں میں آج کل کے ناول نویس ہیں جو جھوٹی کہانیاں فرضی قصّے گڑھ گڑھ کر لکھتے ہیں۔ اور حسن و عشق کے افسانے سنا کر نوجوانوں کے شہوانی جذبات کو مشتعل کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ کہیں شرعی اسلامی پردے پر اعتراضات جماتے ہیں۔ کہیں وہابیت و نیچریت کا زہر ملاتے ہیں کہیں علمائے اہلسنّت پر قہقہے اڑاتے ہیں۔ کہیں بدمذہبوں بے دینوں سے اتحاد و وداد ان پر اعتماد، کافر سلطنتوں کے ساتھ دائمی مصلحتیں اور دوستانہ معاہدے، سلاطین اسلام پر جہاد و قتال جو محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے فرض ہے اسے چھوڑ کر سستی و کاہلی و عیش پرستی اختیار کر لینا، ابوالہوسیوں شہوت رانیوں میں مبتلا ہو کر احکام شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کرنا جو زوالِ خلافت و فنائے سلطنت اسلامیہ کے اصلی اسباب تھے ان کو چھپاتے ہیں اور حبُّ للہ و بغض للہ کو ہی مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سبب بتاتے ہیں۔ اسی طرح آج کل کے ماہانہ رسالے ہفتہ وار پرچے برابر صلح کلیت ہی کے پروپیگنڈے کرتے رہتے ہیں۔ ان صلح کلی لیڈروں اسپیکروں ریفارمروں ایڈیٹروں کو آیات کریمہ و احادیث مبارکہ سنانا کیا مفید ہو سکتا ہے؟ لیکن حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ عقیدت و محبت و ارادت رکھنے کا تو تمام نیچری و صلح کلی بھی دعویٰ کرتے ہیں۔ چنانچہ خود ڈاکٹر اقبال صاحب اپنی کتاب

بالِ جبریل کے صفحہ ۲۱۱ پر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت خوانی میں مسلمانوں کو اپنا یہ قصیدہ سُناتے ہیں۔ ؎

حاضر ہوا میں شیخ مجدّد کی لحد پر!!
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے!
جس کے نفَسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار!
وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

ہم نے اپنے اس فتوے میں تقریباً ایک مسئلے پر خود حضرت شیخ مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ الصّمدانی ہی کے نصوص قاہرہ پیش کئے ہیں۔ واللہ وَلی الہدایۃ

صلحِ کلی فرقے کے وہ لوگ جو مسلمانوں کے مولوی بن گئے ہیں جو حقیقۃً جاہل ہیں یا پڑھ لکھ کر بحکم اضلّہ اللہ علیٰ علم جاہل بن گئے ہیں وہ اپنے وعظوں میں مسلمانوں کو یوں بہلاتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کافروں پر بھی مہربان تھے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ وَالسّلام نے تو آپنے کسی دشمن کو بھی برا نہیں کہا پھر ہم کیوں کسی کو برا کہیں۔ قرآن نے تو فرمایا ہے کہ کافروں سے کہہ دو لکم دینکم ولی دین یعنی تمہارا دین تمہارے لئے اور میرے لئے میرا دین اور یہ کہ لااکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں پھر ہم کسی کا رد کر کے کسی کو کافر بدمذہب کہہ کر دین کے بارے میں خواہ مخواہ اس سے کیوں جھگڑا کریں کسی کے ساتھ

لے کبھی کافر کو بھی کافر نہیں کہا اور یہ بھائی بات بھی یہی ہے کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے شاید وہ کسی وقت مسلمان ہو جائے۔ حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام نے

یا مرتد ہو جائیں گے۔ اور اگر قبول
خاموش رہیں گے تو اگرچہ ان
اتھا۔ لہٰذا بحکم حدیث ملعون
انھیں کے ساتھ ایک
ائد کفر و ضلال پر ردّ و
گالی گلوچ گرفتاری
امن و امان
بث کریم و
سے قطعاً
موافق

بول کریں گے تو خود بھی بدمذہب
بت و ضلالت پر ردّ و طرد کرنے سے
کرنا ان کی قدرت و استطاعت[۱] میں
م انکم اذا مثلھم قیامت کے دن
گے اور اگر ان کے جلسوں میں ان کے عقا
تعال ہوگا۔ لڑائی جھگڑے کے واقع مارپیٹ
تے رونما ہوں گے تو دین و ایمان کی حفاظت
ات فتنہ و فساد کا انسداد اسی میں منحصر کہ بحکم حدیث
تمام بدمذہبوں بددینوں لامذہبوں بے دینوں۔
ان کی صحبت و محبت سے بالکلیہ پرہیز کریں۔ واللہ
ش واعظوں سے کون کہے کہ آیت کریمہ ادع الی سبیر
لحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن میں ہرگز ایسی
سی کا مفہوم قلب و زبان کا باہم اختلاف اور مکر و فریب
ہیں۔ آیت کریمہ کا ترجمہ تو یہ ہے کہ اپنے رب کی راہ کی
ت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب
کم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کردے
ہیبات مراد ہیں۔ بہتر طریقے سے مراد یہ ہے کہ اللہ
سے بلائیں۔ مضبوط دلیلیں جو حق کو واضح اور

جانے سے پرہیز کرنا تو ان کی قدرت و استطاعت

خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ غلظت و شدت کرنا خلق عظیم کے خلاف اور بد خلقی ہے۔ ان صلح کلی واعظوں میں جو سب سے ہلکے ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ قرآن نے تو فرمایا ہے۔ ادع الیٰ سبیل ربك بالحِکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریقے پر مجادلہ کر جو بہترین ہو۔

کسی فرقے کے عقائد کفریہ کا کھلم کھلا رد و ابطال کرنے سے لوگ مشتعل ہو جاتے ہیں ان کو نرمی و آشتی کے ساتھ سمجھا بجھا کر سچائی کی طرف پالیسی کے ساتھ لانا چاہیئے۔ اب ان شیاطین خرس سے کوئی اتنا کہنے والا نہیں کہ گالیاں بکنا، اشتعال انگیزی کرنا کسی مہذب اور شریف انسان کا کام نہیں۔ پھر ایک سُنّی عالم دین نیابت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسند پر بیٹھ کر کیوں کر گالیاں بکے گا۔ کس طرح مسلمانوں میں اشتعال انگیزی کرے گا۔ ان ھذا الا البھتان عظیم یہ تو کھلا ہوا بہتان عظیم ہی ہے۔ حق گو حضرات علمائے اہلسنّت کا صرف اتنا کام ہوتا ہے کہ وہ مرتدوں ملحدوں کے ناپاک اقوال کفریہ کی شناخت و خباثت خوب اچھی طرح اصول شریعت مطہرہ کی روشنی میں دکھا دیتے ہیں اور ان قائلین پر حکم شرعی صاف صاف سُنا دیتے ہیں اور طبیب کا فرض منصبی یہی ہے کہ وہ مریض کو اس کا اصل مرض صاف صاف بتادے تاکہ وہ اپنے مرض کے علاج کی طرف پورے طور پر متوجہ ہو جائے۔ بدقسمتی اس بیمار کی جو اپنے شفیق و مہربان معالج کی تشخیص و تجویز کا شکریہ ادا کرنے کے بدلے الٹا اس پر مشتعل ہو جائے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ

عوام اہلسنت اگر بدمذہبوں لامذہبوں بددینوں بے دینوں کی صحبتوں میں بیٹھیں گے ان کے جلسوں میں شریک ہوں گے ان کی تقریریں سنیں گے۔ تو اگر معاذاللہ

بے دینوں کے شبہات کو زائل کر دیں۔ بد مذہبی و بے دینی سے توبہ کر لینے پر رحمتِ الٰہیہ اور جنت کی نعمتوں کی خوشخبری سُنانا اور کفر و ضلالت سے توبہ نہ کرنے پر قہر الٰہی اور عذاب دوزخ سے ڈرانا یا اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نشانیوں اور دلائل کو پیش کر کے بلانا اس کو پالیسی یا کفار و مرتدین کے ساتھ لینت اور مداہنت سے کیا علاقہ؟ اس آیت کریمہ کا خلاصۂ ارشاد تو یہ ہوا کہ روشن و مضبوط دلائل و براہین کے ساتھ کھلم کھلا احقاقِ حق و ابطالِ باطل کرو اور اگر بالفرض کسی تفسیر کی بناء پر اس آیت کریمہ سے کفار و مشرکین و مرتدین کے ساتھ لینت و نرمی نکلتی بھی ہو تو اس تفسیر پر یہ آیت کریمہ آیات سیف و غلظت سے منسوخ ہو گئی کما صرح بہ ائمۃ التفسیر۔

ان گونگے شیطانوں کو کون سمجھائے کہ مسلمانوں کو کافروں سے لکم دینکم ولی دین ۰ کہنے کا حکم آیاتِ قتال و شدت سے منسوخ ہو چکا اور انھیں آیات مبارکہ نے بتادیا کہ لا اکراہ فی الدین کا ارشاد جس مدت کے لئے تھا اور مدت بھی مقتضی ہو گئی اور منسوخ پر عمل کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل جلالہٗ کے عطا فرمائے ہوئے علم محیط ما کان و ما یکون سے جانتے تھے کہ فلاں کافر سے یہ نرمی کی جائے گی تو وہ مسلمان ہو جائے گا۔ فلاں کافر کے ساتھ لینت برتی جائے گی تو وہ اسلام لے آئے گا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے علم اقدس کے مطابق بحکم الٰہی انھیں کافروں کے ساتھ لینت و رفق و ملاطفت برتتے جو اس طرح مشرف بہ اسلام ہو جانے والے ہوتے۔ عامۂ علمائے اہلسنت کو تو یہ علم غیب نہیں ان کے لئے یہی حکم شرعی ہے کہ جن کو دیکھیں کہ شبہات میں معاذ اللہ مبتلا ہیں ان کے شبہات رفق و نرمی کے ساتھ زائل کرنے کی سعی کریں جن لوگوں کو غلط فہمی یا نافہمی یا ناواقفی کے سبب مذہبِ اہلسنت سے بھٹکتا ہوا دیکھیں ان کو

مہربانی وآشتی کے ساتھ سمجھائیں۔ ان کی غلط فہمی ونافہمی وناواقفی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن بدمذہبوں بے دینوں کو معاند اور ہٹ دھرم پائیں ان کے کفر وضلال پر حسب وسعت وبقدر قدرت پوری طرح شدت وغلظت کے ساتھ ردّ وطرد فرمائیں۔ ان کے بدمذہب بے دین گمراہ کافر ہونے ان کے ساتھ میل جول نشست وبرخاست کھانے پینے بیاہ شادی ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازے پر نماز پڑھنے کو حرام وگناہ وناجائز ہونے کے احکام شرعیہ صاف صاف کھلے الفاظ میں لوگوں کو سنائیں تاکہ توفیق الٰہی جن کی مساعدت فرمائے وہ ان کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے جلسوں میں جانے سے باز آئیں اور یوں اپنے پیارے دین اسلام اپنے سچے مذہب اہلسنت کو بدمذہبی وبے دینی کے پھندوں میں پھنسنے سے بچائیں۔ عام طور پر یہ کہنا بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور علیہ وعلی آلہ وسلم نے کبھی اپنے کسی دشمن کو برا نہیں کہا۔ احادیث شریفہ کی تلاوت کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ حضور آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارہا اپنے دشمنوں کے ہلاک وخراب وبرباد ہونے کی پاک مبارک دعائیں اپنے چاہنے والے اپنے ناز اٹھانے والے رب بے نیاز جل جلالہٗ کی بارگاہ میں عرض کی ہیں اور دیکھنے والوں نے ان کے مستجاب ہونے کی ظاہر تجلیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ الرحمانی اپنے مکتوبات جلد اول کے مکتوب نمبر ۱۹۳ میں صفحہ نمبر ۱۹۳ پر فرماتے ہیں۔ آں سرور دین ودنیا علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام در بعضے ادعیۂ خود اہل شرک را بایں عبارت نفریں فرمودہ اند۔ اللھم شتت شملھم وفرق جمعھم وخرب بنیانھم واخذھم

اخذ عزیز مقتدر (یعنی حضور سرور دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اے
اللہ ان کے جتھے کو توڑ دے ان کی جماعت کو منتشر کر دے ان کی بنیاد کو ویران
کر دے۔ اور ان کو عزت و قدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمالے۔

اور اگر بالفرض ایسا ہی ہوا ہو تو ہمیں قرآن عظیم بتاتا ہے کہ اے اللہ
واحد قہار جل جلالہ اپنے محبوب جمیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو برا کہنے سے
ہرگز خاموش نہ رہا۔ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی
کرنے والے کو ابتر کہا ان شانئك هو الابتر کہیں اپنے محبوب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والوں کو ہر وقت ہانپنے والے کتے کے ساتھ
تشبیہ دی فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلهث او تترکه یلهث
کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلانے والوں کی تمثیل کتابیں لادنے
والے گدھے کے ساتھ بیان فرمائی کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ کہیں
اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تبا لك سائر الیوم کہنے والے
کی مذمت و فضیحت بیان فرمانے کے لئے پوری سورت مبارکہ تبت
یدا ابی لهب نازل فرمایا۔ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ
اللہ مجنون کہنے والے کے دس قبائح و فضائح بیان فرما دیئے منجملہ ان کے
اس کو ولد الزنا بھی فرما دیا۔ اس کو سوئر بھی بتا دیا۔ بعد ذلك زنیم۔
اور سنسمہ علی الخرطوم ۰ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے مخالفوں کو حمار بھنگی الو گدھے کتے سوئر سے غرض دنیا بھر کے ہر ایک ذلیل

ورذیل سے بھی ذلیل تر ورذیل تر بتایا۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئٰک فی الاذلین ہ کہیں اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت پر ایمان نہ لانے والوں کو کنکر پتھر پیشاب اور لید اور گوبر سے بلکہ دنیا بھر کی ہر ایک چیز سے بھی بدتر فرمایا۔ اولئٰک ھم شر البریۃ۔ تو صلح کلی واعظوں کے کہنے کے مطابق سنت نبویہ تو یہ ٹھہری کہ اپنے کسی دشمن کو بھی برا نہ کہیں لیکن قرآن عظیم نے سُنّتِ الٰہیّہ یہ بتائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن کی مذمت اس کی برائی بیان کرنے سے ہرگز خاموش نہ رہا جائے۔ تو اب واعظوں مولویوں پر لازم ہوا کہ جو کسی دنیوی مخالفت یا ذاتی مخاصمت کی بنا پر خود ان کے دشمن ہوں ان کو کبھی ہرگز برا نہ کہیں لیکن جن خبثا کو حضور آقائے اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دشمن پائیں ان کی برائیاں بیان کرنے سے حتی الوسع ہرگز دریغ نہ کریں۔ وللہ الحجۃ القاھرۃ۔

ان صلح کلی واعظوں کو کون سمجھائے کہ یہ کہنا تو معاذ اللہ کفر تک پہنچتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کافر کو بھی کافر نہ کہا۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی فرماتے ہیں جو ان کے رب جل جلالہٗ کی جانب سے ان کو وحی کی جاتی ہے اور خود قرآن عظیم فرماتا ہے۔ قل یاایھا الکفرون ہ لا اعبد ماتعبدون ہ ولا انتم عبدون ما اعبد ہ اے محبوب تم فرمادو کہ اے کافرو تمہارے معبودوں کی پوجا میں نہیں کرتا۔ اور نہ تم میرے معبود کی پوجا کرتے ہو۔ یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حکم دے رہا ہے کہ کافروں کو یہ کہہ کر پکارو کہ اے کافرو! یعنی کافروں کو کافر کہہ کر مخاطب کر کے ان کو یہ بات سناؤ۔ بعض ایسے لوگوں نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے کلمہ پڑھتے تھے صرف اتنا کہا تھا کہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

آپ فرما دیجئے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

گستاخ رسول

فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی روشنی میں

از علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی

پچھلے دنوں ٹاؤن شپ لاہور کے ایک غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم سلفی نے افضل ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیا جائے تو یہ شرک ہو گا۔ (نقل کفر۔ کفر نباشد) پھر مزید وضاحت کی کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے "دودھ کے بھرے ہوئے برتن میں پیشاب کا قطرہ ڈال دیا جائے۔" (معاذاللہ) اس تقریر پر مقامی لوگوں نے احتجاج کیا۔ مظاہرے کئے اور مولوی مذکور کے خلاف تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی۔ دوسری طرف ان لوگوں نے اس شخص کے خلاف علماء کرام سے رجوع کیا جنہوں نے واضح فتوے لکھے کہ یہ شخص مرتد ہے اور مرتد واجب القتل ہے۔ اس فتویٰ نویسی میں سنی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ علماء متفق تھے۔

ڈپٹی کمشنر لاہور نے مختلف مکاتیب فکر کے علماء کرام کو اس مسئلہ میں اظہار رائے کے لئے دعوت دی چونکہ مولوی ابراہیم سلفی نے اپنے کفریہ کلمات سے انکار کر دیا تھا لہٰذا بعض علماء نے فیصلہ دیا کہ یہ انکار توبہ کے مترادف ہے اسے کچھ نہ کہا جائے۔ اس فیصلہ پر علامہ محمود احمد رضوی صاحب نے نہ اتفاق کیا اور نہ فیصلے پر دستخط کئے بلکہ اجلاس میں سے اٹھ کر چلے گئے۔

حضرت علامہ نے ایک مضمون بعنوان "گستاخ رسول پر فاضل بریلوی کا تجزیہ" تحریر فرمایا جو ماہنامہ "جہان رضا لاہور" کے شمارہ نمبر ۱۴ جلد ۱ ماہ ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا یہاں وہ مضمون قارئین کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

سورۃ التوبہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۔ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پ ۱۰ ۔ ع ۱۶ سورۃ التوبہ)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔"

ابن جریر، طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ

مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے۔ (از تمہید ایمان)

غور کیجئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کے "حلفیہ انکار" کو توبہ قرار نہیں دیا اور فرمایا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ بیشک وہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔

١ - اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے افراد کے "حلفیہ انکار" کو توبہ نہیں قرار دیا۔

٢ - توہین رسول سے "حلفیہ انکار" کے بعد بھی انہیں کافر قرار دیا۔

٣ - توہین رسول سے "حلفیہ انکار" کے بعد بھی انہیں توبہ کرنے کی تلقین فرمائی فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ (سورۃ توبہ) اگر وہ توبہ کریں تو ان کا بھلا ہے۔

٤ - تو اگر توہین رسول سے "حلفیہ انکار" ان کی توبہ قرار پاتی تو پھر ان کو توبہ کی تلقین نہ کی جاتی۔

اس آیت اور اس کے شان نزول سے واضح ہوا کہ اگر کوئی بدبخت..... انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے اور گواہان معتبر سے ثابت ہو جائے کہ اس نے رسول کی شان میں گستاخی کی ہے اس کے بعد وہ انکار کرے تو محض اس کا انکار توبہ نہیں قرار پائے گا۔

چنانچہ علامہ ابن نجیم علیہ الرحمتہ کا یہ ارشاد کہ اگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا بعد ثبوت انکار کرے فَلَا یُفِیْدُہُ الْاِنْکَارُ مَعَ الْبَیِّنَةِ تو اس کا انکار باوجود گواہ کے فائدہ نہ دے گا۔ (بحرالرائق ج ۵ - ص ۱۲۵)

"سورۂ توبہ کی مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں بھی حق و صواب ہے اور سیدنا سراج امت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ کا موقف آیت قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتا اور امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے "بحرالرائق" کی اس عبارت کو فتاویٰ رضویہ میں نقل فرمایا اور اس پر کسی قسم کی کوئی جرح و تنقید نہیں کی۔

جب گواہان معتبر سے یہ ثابت ہو جائے کہ زید نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی و گستاخی کی ہے تو ایسی صورت میں گستاخی کرنے والے سے قسم لینا (خواہ وہ سیاستہ" ہو یا مصلحتاً یا مزعومہ فتنہ و فساد کے روکنے کے لئے ہو) شرعاً" جائز نہیں ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ جب مدعی اپنے دعویٰ و الزام کے ثبوت میں معتبر گواہ پیش کر دے تو مدعا علیہ سے قسم نہیں لی جائے گی۔ اور مذکورہ بالا صورت میں مدعا علیہ (گستاخ رسول) سے قسم لے کر سمجھوتہ کر لینا اور اسے شرعی فیصلہ قرار دینا نہ صرف از روئے شریعت اسلامیہ غلط ہے بلکہ گستاخ رسول کی بے جا حمایت کرنے اور شریعت اسلامیہ پر افتراء کے مترادف ہے۔

سورۃ توبہ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی دوسرے کفروں کی طرح نہیں ہے۔ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمتہ نے فتاویٰ رضویہ کی جلد ششم میں متعدد مقامات پر اس امر کی تصریح کی ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ از خود گستاخ رسول کو معاف کر دے۔ زید کا حق بکر اور بکر کا حق زید معاف نہیں کر سکتا تو وہ بدبخت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے آپ کے حق میں گرفتار ہوا اسے زید و بکر کیونکر معاف کر

سکتے ہیں۔ علامہ حصکفی "درمختار" میں فرماتے ہیں اَلْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقًا وَلَوْ سَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّہٗ حَقُّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ لَایَزُوْلُ بِالتَّوْبَۃِ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کی توہین کر کے جو شخص کافر ہوا اسے کسی طرح دنیا میں معافی نہیں دی جائے گی اور اگر اللہ تعالیٰ کی اس نے توہین کی تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے مگر رسول کی توہین کا جرم حق عبد ہے جس کا ازالہ معافی سے نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ششم ص ۴۲)

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ نے "اشباہ والنظائر" کے حوالے سے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ نشہ کی حالت میں کسی مسلمان کے منہ سے کلمہ کفر نکل گیا تو اسے نہ کافر کہیں گے اور نہ سزائے کفر دیں گے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ششم ص ۴۰)

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مبسوط، فتح القدیر، ردالمحتار فتاویٰ بزازیہ، بحرالرائق، فتاویٰ قاضی خان اور بہار شریعت جیسی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ مرتد کا ارتداد سے انکار توبہ سمجھا جائے گا۔ تو یہ مسئلہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ نے بھی "اشباہ والنظائر" کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ "جلد ششم" میں لکھا ہے وہ لکھتے ہیں :

"اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں

گے، نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے۔ لہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی۔ مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یونہی کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی (علیہم الصلوٰۃ والسلام) بھی ایسی ہی ہے۔ اور "غمزالعیون" کے حوالے سے آپ نے لکھا لَایُتَعَرَّضُ لَہٗ اِنَّمَا ھُوَ فِیْ مُرْتَدٍّ تُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ فِی الدُّنْیَا لَا الرِّدَّۃَ بِسَبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) اس سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا یہ حکم صرف اس مرتد کے لئے ہے جس کی توبہ دنیا میں قبول ہوتی ہے۔ مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والے مرتد کے لئے یہ حکم نہیں۔

نیز بہار شریعت میں حضرت صدر الشریعۃ مولانا امجد علی اعظمی صاحب علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے :

" مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا ہے کہ اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں۔" (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۶۶)

ان تمام دلائل شریعت سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرنے والے کا بعد ثبوت انکار توبہ نہیں قرار پائے گا اور یہ کہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی دوسرے کفروں کی طرح نہیں ہے۔ ایک اور اہم بات جس کو

چھپایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ گواہاں عادل کو جھوٹا نہیں کہا جائے گا۔ یعنی جن معتبر گواہوں نے یہ گواہی دی کہ فلاں شخص نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کسی نبی کی شان میں گستاخی کی ہے تو ان گواہاں عادل کو جھوٹا نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ ان کی گواہی کے مطابق اس شخص کو مرتد قرار دیا جائے گا مگر اس موقع پر الٹی گنگا بہائی گئی۔ ایک تو خلاف ضابطہ شرعی مدعا علیہ (گستاخ رسول) سے قسم لینا تجویز کیا گیا ہے اور اس سمجھوتہ کو شرعی فیصلہ قرار دیا گیا اور ظلم در ظلم یہ کہ حلف نامہ میں جو گستاخ رسول سے لینا تجویز ہوا اس میں شرط بھی لگا دی گئی کہ جن لوگوں نے (گواہوں نے) مدعا علیہ پر غلط الفاظ منسوب کیے ہیں تو وہ جہنمی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اگر گستاخ رسول صدق دل سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو گی یا نہیں۔ تو اس مسئلہ کے متعلق ہمارا موقف وہی ہے جو احناف کا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ کی تشریح و توضیح کے لئے ہم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی تحریر پیش کرتے ہیں۔ آپ تمہید ایمان کے صفحہ ۳۷ - ۳۸ اور ۴۱ پر فرماتے ہیں :

سیدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اَيُّمَا رَجُلٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ كَذَّبَهٗ اَوْ عَابَهٗ اَوْ تَنَقَّصَهٗ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَاَتُهٗ

(ترجمہ) "جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشنام (گالی) دے یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔"

(کتاب الخراج ص ۱۱۲) دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔ اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا؟ یا اہل کلمہ نہیں ہوتا؟ سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول' نہ کلمہ قبول۔

شفاء شریف' بزازیہ' درروغرر اور فتاویٰ خیریہ وغیرھا میں ہے اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانہر و درمختار میں ہے۔ اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہو اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں۔ اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

" وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ ۱۰ - ع ۱۴ سورۃ التوبہ)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے' تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں :

اِنَّهٗ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ○ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ یُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اِنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِیْ كَذَا وَمَا یَدْرِیْهِ بِالْغَیْبِ

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے۔ اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد ﷺ غیب کیا جانے؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے (دیکھو تفسیر الامام ابن جریر مطبع مصر جلد دھم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو ! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں۔ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ۔ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

اس کے بعد امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ تمہید ایمان میں لکھتے ہیں :

مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً" قبول نہیں۔ اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ

سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولی خسرو صاحب دررو غرر و علامہ زین ابن نجیم صاحب بحرالرائق و اشباہ النظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب بحرالفائق و علامہ ابو عبداللہ محمد ابن عبداللہ غزی صاحب تنویر الابصار و سید خیرالدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بیدان تحقیق المسئلہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔

اس لئے کہ عدم قبول توبہ تو حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں؟ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے۔ جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے اس قدر پر اجماع ہے۔ کمافی ردالمحتار۔

مقامِ رسول
مؤلف
حضرت علامہ مفتی ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی پاکستان

مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی

مہتمم جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام احمد پور شرقیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

نام کتاب	مقام رسول ﷺ
مصنف	حضرت علامہ مفتی ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی
تاریخ اشاعت	اپریل 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 444
قیمت	-/375 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

باب سوم

نبی کی ادنیٰ توہین کفر ہے، بے ادب کافر ہے، مستحق قتل ہے، اس میں تین فصلیں ہیں۔ فصل اوّل آیات قرآنیہ۔ فصل دوم احادیث نبویہ۔ فصل سوم اقوال ائمہ۔

فصل اوّل

آیات قرآنیہ سے اس بات کا ثبوت کہ گستاخ و بے ادب و شاتم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کافر ہے اسے قتل کرو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ(1) ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ(2) اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ (توبہ)

"اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں (یعنی کان کے کچے ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں) تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں اُن کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے"۔

ان آیات کے خط کشیدہ الفاظ سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے:۔

1۔ (عذاب الیم) فی الدارین (احق ان یرضوہ) انما وحد الضمیر لانه لا تفاوت بین رضا اللہ ورضا رسول اللہ فکان فی حکم شیء واحد، مدارک جلد ۲۔ صفحہ ۲۳۸۔ تفسیر مظہری، جلد ۴، صفحہ ۲۵۵، ۱۲ منہ

2۔ (یُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) ای یحارب اللہ ورسوله یعاند اللہ ورسوله۔ تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸۔ ۱۲ منہ

۱۔ نبی کا موذی جہنم میں داخل یعنی پکا منافق و کافر ہے۔

۲۔ جب کان کے کچے کہنے میں توہین وایذاء نبی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم بڑھانا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم کی طرح بتانا کتنی سخت ایذا و بے ادبی ہے (جیسا کہ گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی نے اس کا ارتکاب کیا)

۳۔ رسول اللہ کے موذی اور بے ادب کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۴۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راضی کرے اور جو حضور کو راضی نہ کرے بلکہ سب وشتم اور بے ادبی کر کے ناراض کرے وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ پکا کافر ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مخالفت ودشمنی کرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں جلنا ہے۔

☆ مفسر قرآن علامہ ابوسعود حنفی فرماتے ہیں:۔

(رسول الله) وايراده عليه الصلوة والسلام بعنوان الرسالة مضافا الى الاسم الجليل لغاية التعظيم والتنبيه على ان اذيته راجعة الى جنابه عزوجل موجبة لكمال السخط والغضب

(تفسیر ابی سعود جلد ۴ صفحہ ۶۷۲)

''یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنوان رسالت سے اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف کر کے وارد کرنا انتہائی تعظیم کے لئے ہے اور اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت اللہ کی طرف راجع ہے جو سخت ناراضگی اور غضب خداوندی کا موجب ہے۔''

نیز ان آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا (توہین کرنا۔ گستاخی کرنا، بے ادبی کرنا، سب وشتم کرنا) اللہ اور اس کے رسول سے محادۃ (مخالفت۔ دشمنی۔ جنگ۔ عناد) ہے کیونکہ ذکر ایذاء نے محادۃ کے ذکر کا تقاضا کیا تو واجب ہوا کہ ایذاء رسول، اللہ ورسول کی محادۃ میں داخل ہو ورنہ کلام میں ربط نہ ہوگا کیونکہ یہ کہنا ممکن ہوگا کہ رسول اللہ کا موذی۔ اللہ ورسول کا دشمن نہیں اور ہمارے مولا کریم کے اس کلام پاک سے ثابت ہوا کہ حضور کو ایذا دینا اور حضور سے دشمنی کفر ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ موذی رسول اور دشمن رسول ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ (هى جزاؤه) کہ جہنم اس کی جزا ہے حالانکہ دونوں کلاموں میں فرق ہے۔ بلکہ محادۃ، یہ دشمنی اور یکطرفی ہے تو محادۃ میں کفر بھی ہے اور جنگ بھی ہے تو محادۃ کفر محض

ذات میں طعنہ کر کے یا آپ کے دین میں طعنہ کر کے یا آپ کے نسب پاک میں طعنہ کر کے یا آپ کی صفتوں میں سے کسی صفت میں طعنہ کر کے یا آپ کو عیوب کی قسموں میں سے کسی قسم کا عیب لگا کر صراحۃً (کھلم کھلا کہنا) یا کنایۃً (غیر صریح طور پر کہنا) یا تعریضاً (ڈھال کے طور پر) یا اشارۃً ایذا دی وہ کافر ہو گیا، دنیا اور آخرت میں اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس کے لئے عذاب جہنم تیار کیا، کیا اس موذی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول کی جائے گی۔ امام ابن ہمام نے فرمایا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل سے مبغوض جانا وہ مرتد ہے۔ تو آپ کو سب وشتم اور گالی دینے والا بطریق اولیٰ مرتد ہوا (اس کا حکم یہ ہے کہ) وہ ہمارے (ائمہ احناف کے) نزدیک بطور حد قتل کیا جائے گا۔" (اس کا قتل کرنا حاکم دو والیٔ اسلام کے ذمہ ہے۔ الفیضی)

تو قتل کے ساقط کرنے میں اس کی توبہ نامقبول ہوگی۔ علماء کرام نے فرمایا یہ اہل کوفہ اور امام مالک کا مذہب ہے۔ اور یہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اس میں اس کا کوئی فرق نہیں کہ وہ گستاخ رسول خود بخود توبہ کرتا ہوا پیش ہو یا اس کی توبہ پہ گواہی دیں، بہر صورت وہ قتل کیا جائے گا اس کی توبہ اسے قتل ہونے سے نہ بچائے گی بخلاف اور موجبات کفر کے کہ اس میں اس کا انکار خود توبہ قرار پائے گا۔ اس کے ساتھ شہادت مفید نہ ہوگی۔ یہاں ائمہ کرام نے فرمایا کہ اسے بھی قتل کیا جائے گا جس نے سکر (مستی) بے ہوشی (نشہ) میں آپ کو سب بکا اور اسے معاف نہ کیا جائے گا۔ قاضی صاحب نے کہا اس کو مقید کرنا چاہیے اس صورت سے جب کہ اس کا نشہ کسی ممنوعہ چیز کے اختیاری طور پر ارتکاب کی وجہ سے ہو اور بلا اجبار وہ ارتکاب ہوا ہو۔ ورنہ وہ مجنون (پاگل) کی طرح ہو گا۔ امام خطابی فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس گستاخ نبی کے وجوب قتل میں خلاف کیا ہو (بلکہ سب کے سب اس کے وجوب قتل پر متفق ہیں) اور کسی کا حقوق اللہ میں سے کسی حق میں قتل کیا جاتا تو اس کی توبہ اسقاط قتل میں مفید ہوگی اور جس نے مستی کی حالت میں کلمۂ کفر کہا اس کے مرتد ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا سوائے شاتم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔"

علامہ عارف اسمٰعیل حقی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

یجوز ان یکون المراد بایذاء اللہ ورسولہ ایذاء رسول اللہ خاصۃ بطریق الحقیقۃ وذکر اللہ لتعظیمہ والایذان بجلالۃ مقدارہ عندہ وان ایذاءہ علیہ الصلوۃ والسلام ایذاء لہ تعالیٰ لانہ لما قال مَنْ

يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ فمن آذى رسوله فقد آذى الله ولايجوز القول فى الانبياء عليهم السلام بشىء يؤدى الى العيب والنقصان ولا فيما يتعلق بهم ...) ومن الاذية ان لّا يذكر اسمه الشريف بالتعظيم(1) والصلوة والتسليم (لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)...... فلعنة الدنيا هى الطرد عن الحضرة والحرمان من الايمان ولعنة الآخرة الخلود فى النيران والحرمان من الجنان ...... يحرم اذى النبى صلى الله عليه وسلّم بالقول والفعل بالاتفاق من سبه والعياذ بالله من المسلمين فقال ابو حنيفة والشافعى هو كفر......وقال مالک واحمد يقتل ولا تقبل توبته اھ۔

''یعنی یہ جائز ہے کہ ایذاء اللہ اور ایذاء رسول سے مراد صرف ایذاء رسول ہو اور ذکر اللہ آپ کی تعظیم کے لئے اور اللہ کے ہاں آپ کی جلالت مقدار کے اعلام کے لئے ہو اور بے شک حضور کو ایذاء دینا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔ تو جس نے اس کے رسول کو ایذا دی بے شک اس نے اللہ کو ایذا دی۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اور ان کے حق میں کہ جن کا تعلق انبیاء سے ہو ایسا قول جائز نہیں جو عیب اور نقصان کی طرف مودی ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف کو تعظیم اور درود وسلام سے ذکر نہ کرنا بھی ایذا سے ہے (موذیان رسول پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے) حاضری سے دور بھگانا اور ایمان سے محروم رکھنا یہ دنیا کی لعنت ہے اور جہنم کی آگ میں ہمیشگی اور جنت سے محرومی یہ آخرت کی لعنت ہے بالاتفاق قول وفعل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینا حرام

1۔ اقول و باللہ التوفیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی رسول، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف کے بعد مکمل درود وسلام کے بجائے صلعم، صللم، ؑ، عم وغیرہ الفاظ مخففہ مہملہ کو لکھنا علماء کرام نے ناجائز بتایا۔ مکروہ لکھا، موجب حرمان فرمایا۔ اگر قصد تخفیف شان ہو تو کفر کا فتویٰ دیا۔ بقول امام سیوطی پہلا وہ شخص کہ جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ طحطاوی علی الدر میں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول ہے: من كتب عليه السلام بالهمزة والميم يكفر لانه تخفيف وتخفيف الانبياء كفر''۔ اسی طرح ؓ اور (رح) لکھنا بھی مکروہ اور باعث محرومی ہے۔ قال الطحطاوى يكره الرمز بالترضى بالكتابة بل يكتب ذلک كله بكماله قال النووى فى مقدمة صحيح مسلم ومن اغفل هذا حرم خيرًا عظيمًا وفوت فضلًا جسيمًا''۔ جلد ا صفحہ ۲۰ فتاویٰ افریقیہ صفحہ ۴۵۔۴۶، بہار شریعت جلد ۳ صفحہ ۸۷، سعادت دارین المنبہانی صفحہ ۱۳۱، صلاۃ الصفا النور المصطفیٰ صفحہ ۹، کوثر النبی صفحہ ۷۵ وغیرہ ۱۲ منہ

ہے۔ مسلمانوں میں سے جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا (اللہ کی پناہ) تو امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی نے فرمایا یہ کفر ہے اور مالک و امام احمد نے فرمایا اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مقبول نہیں۔ (ملخصاً بلفظ تفسیر روح البیان جلد ۴ صفحہ ۶۵۶ ـ ۶۵۷)

نیز مفسر قرآن صاحب روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ زیر آیت فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ رقم طراز ہیں:۔

فالمختار·ان من صدر منه ما يدل على تخفيفه عليه الصلوة والسلام بعمد وقصد من عامة المسلمين يجب قتله ولاتقبل توبته بمعنى الاخلاص من القتل وان اتى بكلمتى الشهادة والرجوع والتوبة...... واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا وباىّ نبى كان من الانبياء كفر سواء فعله فاعل ذلك استحلالاً ام فعله معتقداً بحرمته ليس بين العلماء خلاف فى ذلك والقصد للسب وعدم القصد سواء اذ لا يعذر احد فى الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان اذا كان عقله فى فطرته سليما فمن قال ان النبى صلى الله عليه وسلّم ...... يتيم ابى طالب او زعم ان زهده لم يكن قصداً بل لكمال فقره لو قدر على الطيبات اكلها ونحو ذلك يكفر وكذا من عيره برعاية الغنم او السهو او النسيان...... او بالميل الى نسائه وحكى عن ابى يوسف انه كان جالسا مع هرون الرشيد على المائدة فروى عن النبى صلى الله عليه وسلّم انه كان يحب القرع فقال حاجب من حجابه انا لا احبه فقال لهرون انه كفر فان تاب واسلم فبها والا فاضرب عنقه فتاب واستغفر حتى امن من القتل ذكره فى الظهيرية والحاصل انه اذا استخف سنة اوحديثا من احاديثه عليه الصلوة والسلام يكفر. اھ ملخصاً بلفظه۔

(تفسیر روح البیان جلد ۲ ـ صفحہ ۳۸۰ ـ ۳۸۱)

''یعنی مختار یہ ہے کہ بے شک مسلمانوں سے وہ شخص جس سے ارادۃً وقصداً ایسی چیز ظاہر

ہوئی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف پر دلالت کرے ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے اور بایں معنی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی کہ وہ قتل سے بچ جائے۔ اگرچہ وہ کلمہ شہادت پڑھے اور رجوع و توبہ کرے (بہر حال اسے ضرور قتل کیا جائے گا۔) اور یقین کر کہ بے شک اجماع امت ہے اس بات پر کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انبیاء کرام میں سے جس نبی کی بھی تخفیف (بے ادبی) ہو، کفر ہے عام ازیں کہ تخفیف کا فاعل تخفیف نبی کو حلال سمجھ کر کرے یا نبی کی عزت کا معتقد ہو بہر حال کفر ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کرام کا خلاف نہیں، سب کا ارادہ ہو یا نہ ہو اس لئے کہ کوئی بھی کفر میں بوجہ جہالت اور بوجہ دعویٰ لغزش زبانی کے معذور نہ رکھا جائے گا جبکہ اس کی عقل فطرت میں صحیح سالم ہے، تو جس نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو طالب کے یتیم ہیں یا یہ گمان کیا کہ حضور کا زہد ارادۃً نہ تھا بلکہ آپ کے کمال فقر کی وجہ سے تھا اور اگر طیبات پر قادر ہوتے تو اسے کھاتے اور اس قسم کی باتیں کیں تو وہ کافر ہو گیا۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے کہ جس نے حضور کو بکریوں کے چرانے پر عیب لگایا، یا سہو یا نسیان کا عیب لگایا یا ازواج مطہرات کی طرف میلان پر عیب لگا یا امام ابو یوسف سے حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ ہارون رشید کے ساتھ کھانوں سے پر دستر خوان پر بیٹھے ہوئے تھے تو یہ روایت بیان کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کدو کو پسند فرماتے تھے تو ہارون رشید کے دربانوں سے ایک دربان بولا میں اسے پسند نہیں کرتا۔ امام قاضی ابو یوسف نے ہارون رشید سے فرمایا۔ بے شک یہ کافر ہو چکا۔ اگر وہ توبہ کرلے اور اسلام لائے فبہا ورنہ میں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔ تو اس نے توبہ کی، استغفار کی اور قتل سے بچ گیا۔ یہ حکایت ظہیریہ میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو جب آپ کی سنت اور آپ کی حدیثوں سے کسی حدیث شریف کی تخفیف کرے گا۔ وہ کافر ہو جائے گا۔''

ا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں حضور کی ایذاء کو اپنی ایذاء سے ملایا جیسا کہ حضور کی طاعت کو اپنی طاعت سے ملایا تو جس نے حضور کو ایذاء دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی جیسا کہ صاف حضور سے ثابت ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی بس وہ کافر ہے، حلال الدم ہے۔ نیز اس چیز کی وضاحت اس سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور اپنے رسول کی محبت اور اپنی رضا اور اپنے رسول کی رضا اور اپنی طاعت اور اپنے رسول کی طاعت کو ایک شے بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالٌ

اور سب عملوں کا ضائع و برباد ہونا کفر ہی سے ہوتا ہے۔ تو جب نبی کی آواز پہ آواز بلند کرنے اور ان سے چلانے سے اس بات کا خوف ہو کہ وہ بندہ بے خبری میں کافر ہو جائے اور اس کے سب عمل ضائع ہو جائیں۔ کیونکہ ایسی حرکتوں سے کفر وتضییع عمل کا ظن ہے اور ایسی حرکتیں کفر وتضییع عمل کا سبب ہیں تو یہ کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ نبی پاک کی تعظیم، استخفاف توقیر، تشریف، اکرام، اجلال لازم ہے۔ اور اس لئے ہوا کہ بعض اوقات آواز بلند کرنا اور چلانا ایذا و استخفاف نبی پہ مشتمل ہوگا۔ اگرچہ آواز بلند کرنے اور چلانے والا اس (ایذاء نبی) کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو۔ جب ایذاء واستخفاف نبی بے ادبی کے ضمن میں بغیر قصد وارادہ کے بھی کفر ہے تو پھر وہ ایذاء یا استخفاف نبی جو قصداً ہو، جان بوجھ کر ہو، وہ بطریق اولی کفر ہوگا۔

۱۸۔ يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَ قُولُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوا ۚ وَ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (البقرہ)

''اے ایمان والو راعنا نہ کہو، اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو تا کہ یہ عرض کرنے کی ضرورت نہ ہو کہ حضور توجہ فرمادیں، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

شان نزول:۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ ''راعنا یا رسول اللہ'' اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقعہ دیجیے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا، انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت، اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن ماردوں گا۔ یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ''راعنا'' کہنے کی رکاوٹ فرمادی گئی۔ اور اس معنی کا دوسر الفظ ''انظر'' کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔

۱۔ انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ ہو وہ بھی زبان پر لانا ممنوع وحرام ہے۔ اگرچہ توہین کی نیت نہ ہو۔

۲۔ ''واسمعوا'' سے معلوم ہوا کہ دربار نبی میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

۳۔ "للکفرین" میں ارشارہ ہے کہ انبیاءِ کرام کی جناب میں بے ادبی کا ہلکا لفظ، مشترک کلمہ کہ جس میں بے ادبی کا ذرہ برابر شائبہ ہو، بولنا کفر ہے۔

۱۹۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ)

"جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔"

سیدنا صدر الافاضل رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں۔" اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے"۔ امام ابو شکور سالمی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہید شریف کے صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہیں:۔

من ذكر نبيا او ملكا بالحقارة فانه يصير كافرا الدليل عليه قوله تعالیٰ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ (الاية)

"جو کسی نبی یا کسی فرشتہ کو حقارت سے ذکر کرے بے شک وہ کافر ہو جائے گا۔ اس پہ دلیل یہ فرمان خداوندی ہے۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ الخ

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (کوثر)

"بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔" (کنز الایمان)

اس کے علاوہ اور بہت سی آیتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و بے ادبی کرنے والا کافر ہے مستحق قتل ہے۔ ہاں ان کے بڑے کی گواہی پیش کر دوں۔ ابن تیمیہ نے لکھا ہے:۔

واما الآيات الدالات على كفر الشاتم و قتله او على احدهما اذا لم يكن معاهدا وان كان مظهرا للاسلام فكثيرة مع ان هذا مجمع عليه كما تقدم حكاية الاجماع عن غير واحد.

(الصارم المسلول صفحہ ۲۶)

"بہر حال وہ آیتیں بہت ہیں جو شاتم رسول کے کفر اور اس کے قتل یا ان میں سے کسی ایک پر دلالت کرتی ہیں جب کہ وہ گستاخ ذمی نہ ہو۔ اگر چہ بظاہر مسلمان کہلاتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بالکل اتفاقی و اجماعی ہے۔ جیسا کہ اجماع کی نقول بہت سے افراد ائمہ سے گزریں"۔

فصل دُوم

احادیث شریفہ سے اس کا ثبوت کہ نبی کا بے ادب کافر ہے، مستحق قتل ہے:۔

۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا:۔

من سب الانبیاء(1) قتل و من سب اصحابی جلد۔(رواہ الطبرانی

1۔ ای سب نبیا من الانبیاء (قتل) لانہ صار مرتدا واذا اسلم قال ابوبکر الفارسی یصح اسلامہ ویقتل حداً وادعی فیہ الاجماع ووافقہ القفال وصوبہ الدمیری اھ ملخصا۔ السراج المنیر جلد۳ صفحہ ۳۶۳۔ قال القیصری ایذاء الانبیاء بسب اوغیرہ کعیب شیء منھم کفر حتی من قال فی النبی ثوبہ وسخ یرید بذلک عیبہ قتل کفرا لا حدا ولا تقبل توبتہ عند جمع من العلماء (ومن سب اصحابی جلد تعزیرا ولا یقتل خلافا لبعض المالکیۃ ولبعض منا فی ساب الشیخین ولبعض فیھما والحسنین۔ فیض القدیر جلد۶ صفحہ ۱۴۷ قال الامام ابن ھمام الحنفی منا "وفی الروافض ان من فضل علیاً علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ عنھما فھو کافر۔ فتح القدیر جلد۱ صفحہ ۲۴۸ باب الامامۃ وقال الشیخ العلامہ حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی "شروط صحۃ الامامۃ ستۃ اشیاء الاسلام فلا تصح امامۃ منکر البعث اوخلافۃ الصدیق اوصحبتہ او یسب الشیخین او ینکر الشفاعۃ (کالوھابی المنکر للشفاعۃ قمر الاقمار لمولانا عبدالحلیم الکھنوی والد عبدالحی علی ھامش نور الانوار ص ۲۴۷، حاشیہ ۱۳ ان کے امام اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان کے صفحہ ۶، ۷، ۹، ۸ پر سفارش وحمایت کا انکار کیا ہے۔ (الفیضی) اونحو ذلک فمن یظھر الاسلام مع ظھور صفۃ المکفرۃ لہ اھ ملخصاً مراقی الفلاح علی ھامش الطحطاوی صفحہ ۱۷۲ طبع مصر۔ وقال العلام المحقق الطحطاوی الحنفی۔ فلا تجوز الصلاۃ خلف من ینکر شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم لانہ کافر وان انکر خلافۃ الصدیق کفر والحق فی الفتح العمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضاً ولاتجوز الصلاۃ خلف منکر صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین اھ ملخصاً طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۸۱ وسب اصحاب الرسول (ای لیس بکفر) وقیدھم المحشی بغیر الشیخین لماسیاتی فی باب المرتد ان سابھما او احدھما کافر، ونقدی الشامی علی اطلاقہ، ردالمحتار جلد۱ صفحہ ۴۱۵، وفی الفتح عن الخلاصۃ ومن انکر خلافۃ الصدیق اوعمر فھو کافر اھ ولعل المراد انکار استحقاقھما الخلافۃ فھو مخالف لاجماع الصحابۃ لا انکار وجودھا لھما بحر وینبغی تقیید الکفر بانکار الخلافۃ بما اذا لم یکن عن شبھۃ کما مرعن شرح المنیۃ بخلاف انکار صحبۃ الصدیق تامل اھ ردالمحتار جلد۱ صفحہ ۴۱۵)۔

قطب عالم حضرت قبلہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا"۔ وہ (روافض عرب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر وعمر وعثمان واصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہیں ان کے منکر نہیں ہیں اور اگر منکر ہوں تو لائق قتل کے ہو جائیں گو شریف (سید) ہی کیوں نہ ہوں"۔ جامع العلوم فی ملفوظ المخدوم جلد۱ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶۔

قال الحسن بن الفضل من قال ان ابابکر لم یکن صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

في الكبير۔الجامع الصغير للسيوطی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳۔فتح الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والاصغر۔(فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۱۴۷)

''جس نے انبیاء کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے میرے صحابہ کو سب بکا اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔''

ایک اور روایت یوں ہے:۔

من سب نبيا قتل ومن سب اصحابه جلد۔(رواه ابو محمد الخلال و ابو القاسم الارجی(الصارم المسلول لابن تيميه صفحه ۹۲)

''جس نے نبی کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے اصحاب حضور کو سب بکا اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔''

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

''من سب نبيا فاقتلوه ومن سب اصحابي فاجلدوه''(رواه ابو ذر الهروی) (الصارم المسلول صفحہ ۹۲۔۹۳)

''جس نے نبی کو سب وشتم کیا تو اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سب کیا اسے کوڑے لگاؤ۔''

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

من سب نبيا فاقتلوا ومن سب اصحابي فاضربوه۔

(رواہ القاضی عیاض، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

''جس نے کسی نبی کو سب بکا تو اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سب کیا اسے مارو''۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فهو كافر لانكاره نص القرآن في سائر الصحابة اذا انكريكون مبتدعا لا كافرا (لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا) معية غير متكيفة قال الشيخ الاجل الشهيد مظهر فيوض الرحمن مرزا جان جانان رحمه الله تعالى رحمة واسعة كفى لابي بكر فضلا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت لابي بكر معية الله سبحانه التي اثبتها لنفسه بلا تفاوت فمن انكر فضل ابي بكر انكر هذ الآية الكريمة و كفر اه تفسير مظهری جلد ۳ صفحه ۲۰۷، ۲۰۸۔

اس کی زیادہ تحقیق اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی کے رسالہ'' ردالرفضہ'' میں ملاحظہ ہو اب دیوبندیوں کی شیعوں کے ساتھ نرمی درج ذیل عبارت سے ملاحظہ ہو اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔ ۱۲ منہ

فصل سوم

اجماع امت واقوال ائمہ دین وملت سے اس بات کا ثبوت کہ حضور کا گستاخ کافر ہے، مرتد ہے، واجب القتل ہے۔ اس کی توبہ منظور نہیں بایں معنی کہ وہ قتل سے بچ جائے۔

ا۔ امام قاضی عیاض مالکی ارقام فرماتے ہیں:۔

اجمعت الامة على قتل متنقصه من المسلمين وسابه۔

"مسلمانوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص کرنے والے اور گالی دینے والے کے قتل کرنے پر ساری امت کا اجماع واتفاق ہے"۔

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ قسم رابع نسیم الریاض، شرح شفا لعلی القاری الصارم المسلول صفحہ ۳)

۲۔ نیز امام قاضی عیاض ادامہ اللہ تعالیٰ فی الریاض نے ارشاد فرمایا ہے:۔

ان جميع من سب(1) النبى صلى الله عليه وسلّم او عابه(2) او الحق به نقصا فى نفسه(3) اونسبه(4) او دينه(5) اوخصلة من خصاله(6) او غرض(7) به او شبهه بشيء(8) علے طريق السب له او الازراء عليه(9) او التصغير لشانه(10) او الغض منه(11) والعيب له فهو ساب (12) له والحكم فيه حكم الساب يقتل(13)...... تصريحًا كان(14) اوتلويحًا وكذلک من لعنه او دعا عليه او تمنى مضرة له اونسب اليه ما لايليق بمنصبه(15)

---

1. اى شتمه ۱۲ ق
2. هو اعلم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلى الله عليه وسلّم فقد عابه ونقصه ولم يسبه نسيم
3. اے ذاته او صفاته ۱۲ ق واذا مما يعلق بخلقه وخلقته۔ نسيم۔
4. كان يفضل احدا على قومه واصوله نسيم
5. اى شريعته و سيرته وحكوماته ق۔
6. اى حالة من حالاته او كلمة من مقالاته۔ ق۔ و صفة من صفاته كشجاعته وكرمه۔ نسيم۔ سواء صرح به۔ ق۔
7. اى قال فى حقه عليه الصلوة والسّلام مالايليق تعريضا لاتصريحا۔ نسيم۔
8. غیر حسن نسیم
9. اى احتقارا به واستخفافا بحقه۔ ق اے التنقيص له وان لم يكن قصد السب۔ نسيم
10. اى الاحتقار لعظيم قدره ق۔ اى تحقيره كتصغير اسمه او صفة من صفاته۔ نسيم
11. بمعنى اقل تنقيص ... فاريد به مطلق النقص القليل نسيم
12. بكل واحمد مماذ كرق ۱۲ ق سے مراد ملا علی قاری شرح شفا کی تفسیر ہے اور نسیم سے مراد نسیم الریاض شرح شفا عیاض ہے الفیضی بقلمہ
13. اے اجماعا ق ۱۲
14. السب نسیم ۱۲
15. اى بمقامه الشريف ومكانه المنيف ق ۱۲

کرے (اللہ اللہ اللہ کی پناہ معاذ اللہ العیاذ باللہ نعوذ باللہ الف الف مرۃ) یا آپ پر بد دعا کرے (معاذ اللہ، العیاذ باللہ الف الف مرۃ) یا آپ کے نقصان کی تمنا کرے یا بطریق ذم اس چیز کو آپ کی طرف منسوب کرے جو آپ کے منصب کے لائق نہ ہو، یا رذیل کلام اور قبیح ومنکر و جھوٹے قول سے آپ کی متعلقہ چیز سے عبث (کھیل کود، مذاق) کرے، یا ان چیزوں میں سے کسی چیز سے آپ پر عیب لگائے جو آزمائشوں اور محنتوں سے آپ پر جاری ہوئیں جیسے فقر اختیاری ہو اور دانتوں کے کناروں کا شہید ہونا وغیرہما) یا بعض عوارض بشریہ جائزہ کی وجہ سے آپ کی تحقیر وتنقیص کرے۔ اس سب کے سب پر یعنی مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز کے مرتکب پر کفر وقتل کے فتویٰ پر تمام علما مفسرین ومحدثین اور ائمہ فتویٰ صحابہ کرام سے لے کر اس وقت تک سب کا اجماع واتفاق ہے۔''

۳۔ امام ابو بکر بن المنذر محمد بن ابراہیم النیشا پوری نے فرمایا:۔

اجمع عوام اهل العلم (اے كلهم۔ق) على من سب النبی صلی الله علیه وسلم یقتل (مطلقا نسیم) وممن قال ذلک مالک بن انس واللیث و احمد واسحق وهو مذهب الشافعی.....(وهو مقتضی قول ابی بکر۔ هذا کلام القاضی)..... ولا تقبل توبته عند هؤلاء وبمثله (ای بمثل قول هؤلاء بوجوب القتل (نسیم) قال ابو حنیفة (ای نصا منه (ق) واصحابه (محمد وابویوسف وزفر و اهل مذهبه (نسیم) والثوری و اهل الکوفة (اے جمیعهم۔ (ق) والاوزاعی فی المسلمین لکنهم قالوا هی ردة.

''یعنی سب اہل علم کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا جنہوں نے یہ فتویٰ دیا ان میں سے امام مالک اور لیث اور امام احمد اور اسحاق ہیں اور یہی ہے مذہب امام شافعی کا اور یہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مقتضی ہے اور ان آئمہ کے نزدیک اس (گستاخ نبی) کی توبہ مقبول نہیں اور اسی طرح فرمایا ہے امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب (امام محمد وابو یوسف وزفر اور ان کے اہل مذہب) اور ثوری اور سب اہل کوفہ اور امام اوزاعی نے (جب کہ مسلمانوں سے کوئی مسلمان اس جرم کا مرتکب ہو) لیکن یہ حضرات فرماتے ہیں یہ (سب نبی) ارتداد ہے، مرتد بنتا ہے۔''

شفا شریف للامام قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ واللفظ لہ۔ الصارم المسلول صفحہ ۳۔ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ للشامی الحنفی)

۴۔ نیز امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

لا نعلم خلا فا فی استباحة دمه بین علماء الامصار وسلف الامة و قد ذکر غیر واحد الاجماع وقتله وتکفیره۔

(شفا شریف جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۷۔)

''یعنی گستاخ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مباح الدم (یعنی اس کا قتل کرنا جائز ہے) ہونے میں علماء زمانہ اور سلف امت میں سے کسی کا خلاف نہیں۔ اور بہت سے اماموں نے اس (موذی نبی) کے قتل وتکفیر پر اجماع ذکر کیا ہے۔

۵۔ امام محمد بن امام سخنون مالکی المحدث نے فرمایا:۔

اجمع العلماء (ای علماء الامصار فی جمیع الامصار (ق)علی ان شاتم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم والمتنقص له کافر والوعید جاء علیه بعذاب اللّٰه له وحمکه عند الامة القتل ومن شک فی کفره وعذابه کفر (لان الرضی بالکفر کفر)

''یعنی سب علماء کا اس پر اتفاق واجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینے والا، آپ کی تنقیص (بے ادبی کرنے والا) کافر ہے اور عذاب اللہ کی وعید (دھمکی) اس پر جاری ہے اور ساری امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے (یعنی اسے قتل کردو) اور جو اس (گستاخ نبی) کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا'' (نسیم الریاض۔ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸، نسیم الریاض وشرح شفا للقاری جلد ۴ صفحہ ۳۳۸۔ اکفار الملحدین للکشمیری وهو منهم ۵۱، الصارم المسلول صفحہ ۴)

۶۔ امام ابوسلیمان خطابی(1) ممدوح امام نووی فرماتے ہیں:۔

لا اعلم احدًا من المسلمین اختلف فی وجوب قتله اذا کان مسلمًا (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ **نقله فی الصارم المسلول الی قتله** صفحہ ۴ فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۰۷)

1۔ وهو امام جلیل۔ نسیم الریاض جلد ۴ صفحہ ۳۴۰۔ ۱۲ منه

''یعنی گستاخ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کہ مسلمان ہو تو اس کے وجوب قتل میں مسلمانوں سے کوئی مسلمان بھی مختلف نہیں۔''

۷۔امام ابن قاسم نے ''العتبیہ'' میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا:۔

من سبه اوشتمه او عابه او تنقصه(ای نسب الیه نقصا وان لم یکن شتما کقوله غیره اعلم منه او اعقل کما مر (نسیم) فانه یقتل و حکمه عند الامة (ای فی اعتقاد جمیع المسلمین (نسیم) القتل (وجوبا بلاتردد (نسیم) کالزندیق

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸۔الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶)

''یعنی جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو سب بکا یا گالی دی یا آپ کو عیب لگایا آپ کی تنقیص کی (جیسا کہ یہ کہنا کہ حضور سے تو فلاں زیادہ علم والا ہے یا زیادہ عقل والا ہے)بیشک وہ قتل کیا جائے گا۔تمام امت کے نزدیک سب مسلمانوں کے اعتقاد میں زندیق کی طرح اس کا بلاتردد قتل کرنا واجب ہے۔''

۸۔امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قال بعض علمائنا اجمع العلماء علی ان من دعا علی نبی من الانبیاء بالویل او بشئی من المکروہ انه یقتل بلا استابة۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶)

''یعنی ہمارے بعض علماء نے فرمایا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ جس نے انبیاء کرام میں سے کسی نبی پر ہلاکت یا کسی مکروہ چیز کی دعا کی وہ بلا طلب توبہ قتل کیا جائے گا۔''

۹۔امام ابن عتاب مالکی نے فرمایا۔رحمہ اللہ تعالیٰ

الکتاب والسنة موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ علیه وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحاوان قل فقتله واجب فهذا الباب کله مما عده العلماء سبا او تنقصا یجب قتل قائله لم یختلف فی ذلک متقدمهم ولا متاخرهم الخ (شفاء شریف ج۲ ص ۲۱۱ الصارم المسلول لابن تیمیه صفحه۵۲۷ آخری جملے)

''قرآن وحدیث اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا کا ارادہ کرے اور آپ کی تنقیص کرے اشارۃً یا صراحۃً اگرچہ وہ توہین تھوڑی سی کیوں نہ ہو تو اس کا قتل کرنا واجب ہے اس باب میں جن جن چیزوں کو علماء کرام نے سب اور تنقیص میں شمار کیا بالاتفاق اس کے قائل کا قتل واجب ہے۔''

۱۰۔ وقد حکی ابوبکر الفارسی من اصحاب الشافعی اجماع المسلمین علی ان حد من سب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم القتل کما ان حد من سب غیرہ الجلد۔ وھذا الاجماع الذی حکاہ ھذا محمول علی اجماع الصدر الاول من الصحابۃ والتابعین او انہ اراد اجماعھم علی ان ساب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یجب قتلہ اذا کان مسلمًا ...... و کذلک حکی عن غیر واحد الاجماع علی قتلہ وتکفیرہ۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۳)

''یعنی بے شک اصحاب شافعی سے امام ابوبکر فارسی نے اس بات پر اجماع مسلمین کی حکایت کی ہے کہ ساب نبی کی حد قتل ہے جیسا کہ غیر نبی کے ساب کی حد کوڑے لگانا ہے۔ یہ جس اجماع کی حکایت نقل کر رہے ہیں یہ اجماع صدر اول یعنی صحابہ وتابعین کے اجماع پر محمول ہے یا انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ ساب نبی اگر مسلمان ہو تو اس کے قتل کے وجود پر اجماع ہے اور اسی طرح بہت سے آئمہ وعلماء نے گستاخ نبی کے قتل وتکفیر پر اجماع نقل کیا ہے۔''

۱۱۔ وقال الامام اسحق بن راھویہ احد الائمۃ الاعلام اجمع المسلمون علی ان من سب اللّٰہ اوسب رسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم او دفع شیئا مما انزل اللّٰہ عزوجل انہ کافر بذالک وان کان مقرًا بکل ما انزل اللّٰہ اھ (الصارم المسلول صفحہ ۳۔۴)

''یعنی امام اسحٰق بن راہویہ (جو ائمہ اعلام سے ہیں) نے فرمایا کہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس نے اللہ کو یا اس کے رسول کو سب بکا یا اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے سے کسی چیز کو دفع کیا یا انبیاء سے کسی نبی کو قتل کیا وہ کافر ہے اگرچہ وہ تمام اللہ کے نازل کیے ہوئے کا اقراری ہو''۔

اجماعا وعند اکثر المتقدمین القتل قطعا ولایداھن السلطان و نائبه فی حکم قتله.

''یعنی محیط میں ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی یا آپ کی توہین (بے ادبی) کی یا آپ کو امور دینیہ میں عیب لگایا یا حضور کی ذات میں عیب لگایا یا اوصاف ذات میں سے کسی وصف میں عیب نکالا عام ازیں کہ گالی دینے والا آپ کی امت (اجابت) سے ہو یا نہ ہو اور عام اس سے کہ وہ اہل کتاب (یہود، نصاریٰ) سے ہو یا ذمی (اسلامی حکومت میں پناہ گیر کافر) ہو یا حربی (حکومت کفار میں ساکن کافر) ہو برابر ہے کہ گالی یا توہین یا عیب اس سے جان بوجھ کر ظاہر ہو یا بطور سہو یا بطور غفلت یا کھری کلام میں یا مذاقیہ انداز میں (بہر صورت) تحقیق وہ ابدی، دائمی کافر ہو گیا، اس طرح کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہمیشہ ہمیشہ اس کی توبہ نہ عنداللہ مقبول ہو گی اور نہ عندالناس مقبول ہو گی۔ شریعت مطہرہ میں متاخرین مجتہدین کے نزدیک اجماعاً اور اکثر متقدمین کے نزدیک اس کا حکم یقیناً اس کو قتل کرنا ہے۔ بادشاہ اور اس کا نائب اس کے حکم قتل میں دخل اندازی نہ کرے۔''

خلاصۃ الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۳۲۸۔ سیف النبی علیٰ ساب النبی مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۳۔

۱۸/۵۔ قال فی درر الاحکام اذ سبه او واحدا من الانبیاء صلوۃ اللہ وسلامه علیھم اجمعین مسلم فانه یقتل حدا ولا توبة له اصلا سواء بعد القدرۃ علیه والشھادۃ او جاء تائبا من قبل نفسه کالزندیق لانه حد واجب فلا یسقط بالتوبة ولا یتصور فیه خلاف لاحد لانه حد تعلق به حق العبد فلا یسقط بالتوبة کسائر حقوق الآدمیین وکحد القذف لا یزول بالتوبة بخلاف ارتداد فانه معنی ینفرد به المرتد وھذا مذھب ابی بکر الصدیق والامام الاعظم والثوری واھل الکوفة (سیف النبی علیٰ ساب النبی صفحہ ۴)

''یعنی درر الاحکام میں فرمایا جب (کوئی) مسلمان آں حضرت کو سب بکے یا انبیاء میں سے کسی ایک کو تو اسے بطور حد قتل کیا جائے گا اور بالکل اس کی توبہ نامقبول ہو گی۔ عام اس سے کہ اس کی توبہ اس پہ گواہی مل جانے کے بعد ہو یا وہ خود بخود توبہ کرتا ہوا حاضر ہو وہ زندیق کی طرح ہے۔ قتل سے معافی اس لئے نہیں ملے گی کہ وہ قتل حد ہے واجب، تو وہ حد توبہ سے

ساقط نہ ہوگی اور اس میں کسی قسم کا خلاف متصور ہی نہیں۔ اس لئے کہ یہ قتل حد ہے۔ اس سے حق العبد متعلق ہے تو دیگر حقوق عباد کی طرح یہ بھی توبہ سے ساقط نہ ہوگا، جس طرح حد قذف توبہ سے زائل نہیں ہوتی۔ بخلاف ارتداد (مرتد ہونے) کے کیونکہ وہ ایک ایسا معنی و مفہوم ہے جس سے مرتد منفرد ہوتا ہے۔ یہی حضرت ابوبکر اور امام اعظم اور ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔"

۱۹/۶۔ اجمع المسلمون ان شاتمه صلی اللّٰه علیه وسلّم کافر ومن شک فی عذابه و کفره کفر۔

"تمام مسلمانوں کا اس پہ اجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینے والا کافر ہے اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔"

(شفا شریف، بزازیہ۔ درر وغرر، فتاویٰ خیریہ وغیرہا۔ تمہید الایمان شریف صفحہ ۲۸ مع حسام الحرمین شریف لشیخ الاسلام مجدد الاتام الامام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۰/۷۔ والکافر(1) بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا لاتقبل توبته مطلقا (ولو سب اللّٰه تعالیٰ قبلت لانه حق اللّٰه تعالیٰ والاول حق عبد لایزال بالتوبة) ومن شک فی عذابه و کفره کفر۔

"یعنی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کے سب کی وجہ سے جو کافر ہوا اسے بطور حد قتل کیا جائے گا اور ہرگز ہرگز اس کی توبہ مقبول نہیں اور اگر اللہ کو سب کرے تو سب کی توبہ مقبول ہے اس لئے کہ وہ اللہ کا حق ہے اور پہلا عبد مقدس کا حق ہے وہ توبہ سے زائل نہ ہوگا) اور جو کوئی اس کے عذاب و کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

(مجمع الانہر، در مختار، علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ واللفظ لہ، درر، بزازیہ، تمہید الایمان۔ صفحہ ۲۸)

۲۱/۸۔ فی الدرر نقلا عن البزازیة وقال ابن سحنون المالکی اجمع المسلمون علی ان شاتمه کافر و حکمه القتل ومن شک فی عذابه و کفره کفر۔

"درر میں بزازیہ سے منقول ہے کہ ابن سحنون مالکی نے فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پہ اجماع

1۔ "تنویر الابصار" میں ہے: وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب نبی۔ ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۲۔ ۱۲ منہ

۱۷/۳۰۔وفی الفتاوئ من مذهب ابی حنیفة ان من سب النبی صلی الله علیه وسلم یقتل ولا یقبل توبته سواء کان مؤمنا او کافرا و بهذا یظهر انه ینتقض عهده ویؤید ہ ماروی ابو یوسف عن حفص بن عبدالله بن عمر ان رجلا قال له سمعت راهبا سب النبی صلی الله علیه وسلم فقال له لو سمعته لقتلته انا لم نعطهم العهود علی هذا"۔

''یعنی مذہب ابی حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مقبول نہیں، برابر ہے کہ وہ مومن ہو یا کافر ہو، اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ بوجہ سب نبی ذمی کا عہد ٹوٹ جاتا ہے، اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ امام ابو یوسف حضرت حفص سے راوی ہے کہ ایک مرد نے ان سے کہا کہ میں نے ایک راہب سے سنا کہ وہ حضور کو گالی دیتا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اگر میں اس سے آقا کے حق میں گالی سنتا تو میں اسے قتل کر دیتا ہم نے ان ذمیوں کو اس بات پر عہد و امان نہ عطا کی۔ وہ سب بکتے رہیں۔'' (تفسیر مظہری جلد ۴ صفحہ ۱۹۱، فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۱)

گستاخ نبی پہ یہ فتویٰ کفر عام ہے۔ کسے باشد، زید، عمر، خالد، بکر، محمود، عالم، جاہل، مولوی، پیر، مدرس، بانی دار العلوم، کثرت طلبا والا، کثرت مریدین والا جس سے بھی نبی کی بے ادبی، گستاخی و تنقیص تقریراً تحریراً صادر ہو وہ کافر ہے، مرتد ہے۔ دائرہ ایمان سے خارج ہے، واجب القتل ہے بعض لوگ اس شرعی فتویٰ کو اپنے گستاخ و بے ادب مولویوں سے ٹالتے ہیں یا توہینی عبارات کو سینہ زوری سے توہینی نہیں سمجھتے۔ یا صریح توہینی عبارتوں میں تاویلیں کرتے ہیں۔ لہٰذا آئمہ عظام کی بطور نمونہ چند عبارتیں پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلے گا کہ گذشتہ مسلمان اس فتویٰ میں تفریق نہ کرتے تھے بلکہ جن عالموں، فقیہوں سے ایسے کلمات ایسی بکواس ظاہر ہوتی فوراً شرعی حکم نافذ کرتے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ کن کن باتوں تک یہ فتویٰ تکفیر نافذ ہوا۔ آج کل ہر منہ پھٹ بکواسی شان نبوت میں دن رات کلمات کفریہ بک دیتا ہے۔

ذکر رد کے فضل کا نے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مرد ک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

اور آئمہ کی عبارات توہینی و تنقیصی کلمات کا نمونہ

۳۱/۱۸۔ قال الامام احمد کل من شتم النبی علیه الصلوٰة والسلام اوتنقصه مسلما کان او کافرا فعلیه القتل(1) و اری ان یقتل ولا یستتاب۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۲۵)

"امام احمد نے فرمایا ہر وہ شخص کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی یا آپ کی تنقیص کی، مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل کرنا لازم ہے اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہ قتل کیا جائے اور اس کی توبہ مقبول نہ ہو۔"

۳۲/۱۹۔ قال ابن القاسم عن مالک، من سب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قتل و لم یستتب قال ابن القاسم اوشتمه اوعابه او تنقصه فانه یقتل کالزندیق وقد فرض اللّٰه توقیره۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶۔ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

"ابن القاسم امام مالک سے راوی کہ آپ نے فرمایا جس نے حضور کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ نامقبول ہوگی۔ ابن قاسم نے فرمایا۔ حضور کو گالی دی یا عیب لگایا یا تنقیص کی بے شک وہ قتل کیا جائے گا زندیق کی طرح۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور کی توقیر و تعظیم (ہم پر) فرض کی ہے۔"

۳۳/۲۰۔ وکذلک قال مالک فی روایة المدینین عنه من سب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم او شتم او عابه اوتنقصه قتل مسلما کان او کافرا ولا یستتاب۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

"یعنی اسی طرح فرمایا امام مالک نے بروایت مدنیین کہ جس نے حضور کو سب کیا یا آپ کو گالی دی عیب لگایا یا آپ کی تنقیص کی وہ قتل کیا جائے گا۔ مسلمان ہو یا کافر اور اس کی توبہ نا منظور ہے۔"

۳۴/۲۱۔ وروی ابن وهب عن مالک من قال ان رداء(2) النبی

---

1. اجراء هذا الحکم علی الولاة لا علی العوام نعم من سمع باذنیه من فم المتنقص تنقیصا فی حقه علیه الصلوٰة والسلام فلم یصبر وقتله یکون ماجورا عندالله ورسوله ۱۲ فیضی عفی عنه

2. ویروی ذوالنبی صلی الله علیه وسلم ۔ ۱۲ منه

اصحاب شافعی نے فرمایا کہ ہر وہ کہ جس نے تعریضاً (اشارۃ) ایسی بات کی کہ جس میں حضور کی توہین ہے تو وہ سب صریح کی طرح ہے کیونکہ نبی کی توہین کفر ہے۔"

۳۷/۲۴۔ وفی المبسوط عن عثمان بن کنانة من شتم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم من المسلمین قتل او صلب حیا ولم یستتب والامام مخیر فی صلبه حیا او قتله۔ (شفا شریف جلد ۲۔صفحہ ۲۰۸)

"مبسوط میں عثمان بن کنانہ سے مروی ہے کہ جس نے مسلمانوں سے حضور کو گالی دی وہ قتل کیا جائے گا یا زندہ سولی دیا جائے گا اور اس کی توبہ نامسموع ہوگی اور امام کو اس کی سولی دینے اور قتل کرنے میں اختیار ہے جو چاہے کرے۔"

۳۸/۲۵۔ وفی کتاب محمّد اخبرنا اصحاب مالک انه قال من سب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم او غیرہ من النبیین من مسلم او کافر قتل ولم یستتب۔ (شفا شریف جلد ۲۔صفحہ ۲۰۸)

"امام محمد کی کتاب میں ہے کہ ہمیں اصحاب امام مالک نے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا کہ جس نے حضور کو یا کسی نبی کو گالی دی مسلمان ہو یا کافر ہو وہ بغیر طلب توبہ کے قتل کیا جائے گا۔"

۳۹/۲۶۔ وقال اصبغ (المالکی الامام المعروف نسیم) یقتل علی کل حال اسر ذلک او اظهره ولا یستتاب لان توبته لا تعرف۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

"یعنی امام اصبغ مالکی نے فرمایا (وہ گستاخ نبی) بہر حال قتل کیا جائے گا چاہے اس گستاخی کو چھپائے یا ظاہر کرے۔ اس سے توبہ نہ طلب کی جائے کیونکہ اس کی توبہ غیر معتبر ہے۔"

۴۰/۲۷۔ وقال عبد اللّٰہ بن عبدالحکم (الفقیه المصری ثقه۔ نسیم) من سب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم من مسلم او کافر قتل ولم یستتب۔

"حضرت عبداللہ فقیہ مصری نے فرمایا کہ جس نے حضور کو گالی دی مسلمان ہو یا کافر وہ بغیر طلب توبہ کے قتل کیا جائے گا۔" (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۴۱/۲۸۔ مذهب مالک واصحابه ان من قال فیه مافیه نقص قتل دون استتابة۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

توخیر ورنہ وہ قتل کیا جائے گا۔" (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

۵۵/۴۲۔ وکذلک اقول حکم من غمصه اوعیره برعایة الغنم او السهو او النسیان او السحر او ما اصابه من جرح او هزیمة لبعض جیوشه او اذی من عدوه او شدة من زمنه او بالمیل الی نسائه فحکم هذا کله لمن قصد به نقصه القتل۔

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

"اور اس طرح اس کا حکم بھی قتل کرنا ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو بکریوں کے چرانے یا سہو یا نسیان یا جادو یا آپ کو جو زخم پہنچے یا آپ کے بعض لشکر کو جو شکست پہنچی یا آپ کے دشمن کی طرف سے ایذا پر یا شدت زمن کی وجہ سے یا ازواج مطہرات کی طرف میلان کی وجہ سے آپ پر عیب لگایا اور ان چیزوں سے حضور کے نقص کا ارادہ کیا۔"

۵۶/۴۳۔ من شتم ملکًا او ابغضه فانه یصیر کافرا کما فی الانبیاء ومن ذکر الانبیاء اوملکابالحقارة فانه یصیر کافراً۔

(تمہید ابو شکور سالمی صفحہ ۱۱۲)

"جس نے کسی فرشتہ کو گالی دی یا اس سے بغض رکھا، بے شک وہ کافر ہو جائے گا، جیسا کہ انبیاء کرام کے حق میں اس طرح کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ جس نے انبیاء یا فرشتہ کا ذکر حقارت سے کیا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ صاف وصریح گستاخانہ کلمات میں تاویل، ہیرا پھیری نامقبول ہے۔

۵۷/۴۴۔ ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

صاف وصریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ قبول نہ کیا جائے گا۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔ ۲۱۰) الصارم المسلول صفحہ ۵۲۷، اکفار الملحدین للکشمیری صفحہ ۷۲۔ بحوالہ الحق المبین صفحہ ۱۶ السیدی وشیخی شیخ الحدیث رازی وقت حضرت قبلہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی دام فیضہ۔

۵۸/۴۵۔ ھو مردود عند قواعد الشریعة۔

(شرح شفا للقاری جلد ۴ صفحہ ۳۴۳)

"یعنی قواعد شرعیہ کی روشنی میں صاف وصریح لفظ (توہین) میں تاویل کرنا مردود ہے۔"

۵۹/۴۶۔ لا یلتفت لمثله ویعد هذیانا۔ (نسیم الریاض للخفاجی الحنفی

جلد ۴۔ صفحہ ۳۴۳)

''یعنی صاف (توہینی) لفظ میں تاویل وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور اس تاویل کو بکواس شمار کیا جاتا ہے۔''

۶۰/۴۷۔ والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر۔

''ضروریات دین میں تاویل کفر کو دفع نہ کرے گی۔'' (خیالی صفحہ ۱۴۸ مع حاشیہ شمس الدین احمد خیالی متوفی ۸۷۰ھ وعبدالحکیم سیالکوٹی متوفی ۱۰۷۰ھ

۶۱/۴۸۔ وھکذا قال شیخ الصوفیة الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی المتوفی ۶۲۸ھ، (الفتوحات المکیۃ جلد ۲ صفحہ ۸۵۷)

۶۲/۴۹۔ ان التاویل فی القطعیات لا یمنع الکفر۔

(اتحاف جلد ۲ صفحہ ۱۳ الوزیر یمانی)

''قطعیات میں تاویل کفر کو منع نہیں کرتی۔''

۶۳/۵۰۔ التاویل فی ضروریات الدین لا یقبل ویکفر المتاول فیھا۔ (اکفار الملحدین صفحہ ۵۷ للکشمیری وھو منھم)

''ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں اور ان میں تاویل کرنے والا کافر ہو جائے گا۔''

۶۴/۵۱۔ التاویل الفاسد کالکفر۔ (اکفار الملحدین صفحہ ۶۱)

''فاسد تاویل کفر کی طرح ہے۔''

۶۵/۵۲۔ المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ۔ (اکفار الملحدین۔ صفحہ ۷۳)

''یعنی حکم کفر کا دارومدار ظواہر پر ہوتا ہے۔ یہاں نہ نیت وارادہ درکار ہے اور نہ قرائن حال کا اعتبار۔''

۶۶/۵۳۔ وقد ذکر العلماء ان التھور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر۔ (اکفار الملحدین۔ صفحہ ۱۷)

''علماء نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں جرات ودلیری کفر ہے اگرچہ توہین کا ارادہ نہ ہو۔''

۶۷/۵۴۔ قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید بہ

من پیغام می برم یکفر۔(فصول عمادیہ)

''جس نے کہا میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہا میں پیغمبر ہوں اور اس سے ارادہ یہ کرے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں وہ کافر ہے۔''

(فتاویٰ خلاصہ۔جامع الفصولین۔فتاویٰ ہندیہ(واللفظ للاول' تمہید الایمان شریف لسید نا اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۷)

۵۵/۶۸۔امام احمد بن سلیمان سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص نے کہا ہے **فعل اللہ برسول اللہ کذا** اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ سے ایسے ایسے کیا۔برا کلام ذکر کیا تو اس کو ڈانٹا گیا کہ کیا کہتا ہے، پھر اس نے پہلے سے بھی سخت کلام کیا اور کہا میں نے رسول اللہ سے مراد بچھو لیا تھا کیونکہ وہ لغوی معنی سے ''اللہ کا بھیجا ہوا ہے۔'' ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔علامہ امام احمد نے فرمایا تو اس گواہی پر قائم رہ میں اس کو قتل کرنے اور اس کے ثواب میں تیرا شریک ہوں۔حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ صریح لفظ میں ہیرا پھیری نہیں سنی جاتی بلکہ ظاہر پر حکم لگے گا''۔

اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے کا مطلب

اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر و مرتد ہے،ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

فی المواقف لا یکفر اھل القبلة الافیما فیه انکار ما علم مجینه بالضرورة او المجمع علیه کاستحلال المحرمات اھ۔ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اھل القبلة بذنب لیس مجرد التوجه الی القبلة فان الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیه الصلوة والسلام غلط فی الوحی فان اللّٰه تعالی ارسله الی علی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه و بعضهم قالوا انه اله وان صلوا الی القبلة لیس بمؤمنین وھذا ھو المراد بقوله صلی اللّٰه علیه وسلّم من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ

''یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں

کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں، یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے، جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے'' یعنی جب تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے۔

مختصر شرح فقہ اکبر لعلی القاری صفحہ ۱۹۹ والتفصیل فی التمہید للمجدد البریلوی صفحہ ۲۸، ۲۹، ۳۷، ۳۸، ۳۹۔

''نبی کی توہین وگستاخی کا کفر ہونا ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ جس کی تقریباً ۱۳ عبارات اس فصل کے اول میں مذکور ہو چکی ہیں۔ لہٰذا گستاخ نبی قبلہ کی طرف رخ کرنے سے کفر وقتل سے نہ بچ سکے گا کیونکہ وہ اصطلاح آئمہ میں اہل قبلہ ہی نہیں۔

۹۹ وجہ کفر کی اور ایک اسلام کی، اس کے مطلب کی وضاحت

فقہاء کرام کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس میں ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو وہ مسلمان ہوگا، ورنہ یہود ونصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں، کیونکہ ایک بات (بلکہ کئی باتیں) ان کی تو ضرور اسلامی ہے، وجود خدا کے قائل ہیں۔ بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت، حشر، حساب وثواب وعذاب وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔ فقہاء کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو۔ اسے کافر نہ کہیں گے (شرح فقہ اکبر، صفحہ ۱۹۹)۔ لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو، اس میں تو تاویل غیر مقبول ہے۔ کما مر نیز توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے۔ نیت کا عذر قابل قبول نہیں ہوتا۔ جیسا نمبر ۶۴ وغیرہ کی عبارات میں گذرا۔

خلاصہ کلام۔ اس باب کی آیات واحادیث واقوال وفتاوی آئمہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم فقہاء سے یہ بات روشن ہو چکی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ قلیل سے قلیل توہین، تنقیص، گستاخی، بے ادبی کفر ہے، ارتداد ہے، توہین کرنے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔ اس کے لئے دارین کی لعنت وعذاب ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس شرعی فتویٰ میں عالم اور غیر عالم کا فرق نہیں، سب کو شامل ہے اگرچہ کوئی کتنا بڑا عالم کہلاتا ہو۔ توہین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

سے اس کی سب عبادتیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، پڑھنا پڑھانا سب برباد ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صریح صاف توہینی اور بے ادبی کی عبارتوں میں ہیرا پھیری نہیں ہو سکتی تاویل نہیں ہو سکتی اور نہ وہ تاویل سنی جائے گی جو گستاخ بارگاہ نبوت والوہیت جہنم رسید ہو چکے ہیں، وہ تو جہنم میں پہنچ چکے۔ جو اس زمانہ کے برائے نام مسلمان منہ پھٹ، بے باک، نڈر، گستاخ و بے ادب ہیں۔ وہ اس بے ادبی کا انجام سوچیں اور نبی کی گستاخی سے باز آئیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ کریم بطفیل نبی رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مجھے اور میرے متعلقین کو بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم کی ساری امت کو اپنی اور اپنے حبیب پاک کی بے ادبی سے بچائے، ادب اور تعظیم کی توفیق عطا فرمادے اور ہمارے قلوب کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب کی محبت سے مالا مال فرمادے اور ہمارا خاتمہ ایمان (1) پر ہو۔

استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیک

1۔ وینبغی التعوذ بھذا الدعاء صباحا ومساء (قال الشامی لم ار فی الحدیث ذکر صباحا ومساء بل فیہ ذکر ثلاثا) فانہ سبب العصمۃ من الکفر بوعد الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم "اللّٰھم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم انک انت علام الغیوب"۔ (درمختار) وقال الشامی رواہ الحکیم الترمذی فی الزواجر ورواہ نحوہ احمد والطبرانی۔ (ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۶۔ ۱۲ منہ)

مفت سلسلہ اشاعت نمبر 86

رد الرفضہ

مصنف

امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ

امام احمد رضا خان

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب	:	رد الرفضہ
مؤلف	:	امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
ضخامت	:	۳۲ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	:	۸۶

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان زیر نظر کتاب جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 86ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے صدقے وطفیل ہماری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نقش پا پر گامزن فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب سنی مسلمانوں کو مستفیض فرمائے اور ان کی قبر پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت ورضوان کے پھولوں کی بارشیں فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَدُّ الرِّفضہ

۱۳۲۰ھ

از سیتاپور

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا۔ اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کر وریثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہوسکتے ہیں یا نہیں۔

بینوا و توجروا

مرسلہ

حکیم سید محمد مہدی

کفر دوم :

ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ودیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف ص ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے :

و کذلک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولہم ان الائمۃ افضل من الانبیاء

اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص ۴۴ میں کلام شفا نقل فرماتے ہیں اور مقرر رکھتے ہیں ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۵۲۶ میں فرماتے ہیں :

ھذا کفر صریح یہ کھلا کفر ہے

منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے :

ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالۃ و الحاد و جہالۃ

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر وضلالت و بے دینی وجہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی

آخر فصل اول باب ثانی میں ہے :

و اللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء

بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ و السلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔

وحدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۱۵ میں ہے :

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی

کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے **افضل بتانا ہے**

شرح عقائد نسفی مطبع قدیم ص ۶۵ پھر طریقہ محمدیہ حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے

و اللفظ لہما (تفضیل الولی علی النبی) مرسلا کان او لا (کفر و ضلال کیف و ھو تحقیر للنبی) بالنسبۃ الی الولی (و خرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی الخ باختصارہ

ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر وضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کو افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ص ۵ ۷ ۱ میں ہے :

النبی افضل من الولی و ھو امر مقطوع بہ و القائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔

نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

الجواب :

البته مراتب ائمه ہدی از سائر انبیاء ، بلکه رسولان اولو العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوۃ اللّٰه علیه زیادہ بود و رتبۂ جناب امیر نیز ...."سید علی محمد ۱۲۶۳"۔

الجواب :

البتہ ائمہ ہدیٰ کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور رتبہ جناب امیر کا بھی۔

فتویٰ (۴) :

مسئله ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یا نه.

فتویٰ (۴) :

ساتواں مسئلہ، عثمان کے جمع کردہ قرآن مجید میں تحریف اور کمی واقع ہوئی ہے یا نہیں؟

الجواب :

تحریف جامع القرآن بلکه محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہم چنیں نقصان بعضی آیات واردہ در فضیلت اہل بیت علیہم السلام مدلول قراین بسیار و آثارات بیشمار "سید علی محمد ۱۲۶۳"

الجواب :

قرآن کے جامع بلکہ جلانے والے اور تحریف کرنے والے کی تحریک نظم قرآن یعنی

ترتیب آیات میں فریقین کے مفسرین کے کلام اور نظم قرآن کے عنوان سے واضح ہے، اور یونہی اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد بعض آیات میں کمی بہت سے قرائن اور بے شمار آثار سے ثابت ہے۔ سید علی محمد ۱۲۶۳"

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قول سے اسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو اتنا تو یقیناً ہو گا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا اور مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔

شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے :

و لهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل، و وقف فيهم او شك او صحح مذهبهم و ان اظهر مع ذلك الاسلام و اعتقده و اعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذلك۔

ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اسکے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔

اسی کے ص ۳۲۱ اور فتاوٰی بزازیہ جلد ۳ ص ۳۲۲، اور درر و غرر مطبع مصر

جلد اول ص ۳۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول ص ۹۴، ۹۵ اور درمختار ص ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول ص ۶۱۸ میں ہے:

من شك في كفره و عذابه فقد كفر

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں۔

هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر و من توقف في كفرهم. فهو كافر مثلهم اهـ مختصراً

یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ اھ مختصراً.

علامہ الوجود مفتی ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کواکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں:

اجمع علماء الاعصار على ان من شك في كفرهم كان كافرا۔

تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

تنبیہ جلیل:

مسلمانو! اصل مدار ضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر

کوئی نص قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم جمیع اجزائہ حادث ہونے کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے۔ مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ جس کی اسانید کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حجر ص ۱۷ میں ہے:

زاد النووي في الروضة ان الصواب تقييده بما اذا جحد مجمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة سواء كان فيه نص ام لا۔

علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست یہ ہے اسے اس چیز سے مقید کیا جائے جس کا ضروریات اسلام سے ہونا بالاجماع معلوم ہو اس میں کوئی نص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم حمد للہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمین بلا کم و کاست وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لیے چھوڑی اسی کا ہر نقص و زیادت و تغییر و تحریف سے مصون و محفوظ اور اسی کا وعدہ حقہ صادقہ انا له لحافظون میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین سے ہے نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہاں کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی۔ ہے انا له لحافظون کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے عمل تو

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
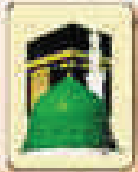
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد : تہذیب سے اگر تہذیبِ نیچری مراد ہے کہ وہ تہذیب نہیں تخریب ہے۔اور اگر تہذیبِ اسلامی مقصود تو جن سے ہم نے تہذیب سیکھی وہی منع فرماتے ہیں۔

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ ان سے دور بھاگو اوران کو اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تم

وَلَایُفْتِنُوْنَکُمْ کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(صحیح مسلم مقدمه، باب النهی عن روایة الضعفاء......الخ، حدیث۷، ص۹)

بدمذہبی کی بُو

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: ''کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟'' امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: ''اسے ہمراہ لے آؤ۔'' وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذہبی کی بُو آتی تھی،فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔(ملخصا کنز العمال، کتاب العلم، قسم الافعال، الحدیث ۲۹۳۸٤، ج۱۰، ص۱۱۷)

اجتماعی توبہ

مؤلف : یہ واقعہ ۲۸ رجب ۱۳۳۷ھ بروز جمعہ قریب عصر کا ہے،اس جلسے میں بعض وہ لوگ بھی تھے جو بدمذہبوں کے پاس بیٹھا کرتے تھے،حضور پُرنور (یعنی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے یہ گراں بہا نصائح (یعنی قیمتی نصیحتیں) سُن کر دل ہی دل میں اپنے اوپر نفریں اور مَلامَت کررہے تھے اور کبھی کبھی کِسی گوشے سے توبہ و اِستِغفار کی آواز بھی آجاتی تھی،اسی وقت ایک صاحب نے کھڑے ہوکر دوسرے صاحب سے کہا کہ'' آپ کو اکثر اوقات بدمذہبوں کی صحبت میں دیکھا گیا ہے،مناسب ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت خوش قسمتی سے تشریف فرما ہیں،توبہ کرلیجئے۔'' یہ سنتے ہی وہ قدموں پر آکر گرے اور صِدقِ دل سے تائب ہوئے۔اِس پر

ارشاد فرمایا: بھائیو! یہ وقت نزولِ رحمتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) کا ہے،سب حضرات اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کریں،جن کے خفیہ ہوں وہ خفیہ اور جن کے علانیہ ہوں وہ علانیہ کہ

اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً فَاَحْدِثْ عِنْدَھَا تَوْبَةً: جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، مخفی کی مخفی

اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةَ بِالْعَلَانِیَةِ اور آشکارا کی آشکارا۔

(کنز العمال، کتاب التوبة، قسم الاقوال، حدیث ۱۰۱۷٦، ج٤، ٨٧)

سچے دل سے توبہ کریں کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ایسی ہی توبہ قبول فرماتا ہے۔فقیر دعا کرتا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات کو استقامت عطا فرمائے جو داڑھی منڈاتے یا کترواتے ہوں یا چڑھاتے یا سیاہ خضاب لگاتے ہوں وہ اور ایسے ہی جو علانیہ گناہ کرتے ہوں انہیں علانیہ توبہ کرنا چاہیے اور جو گناہ پوشیدہ طور پر کیے ان سے پوشیدہ کہ گناہ کا اعلان بھی گناہ ہے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاة، مطلب اذا اسلم المرتد......الخ، ج٢، ص ٦٥٠) حضور پُر نور کے اِن چند فقرات میں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ہی جانے کیا اثر تھا کہ لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ گویا وہ اپنے گناہوں کے دفتر آنسوؤں سے دھور ہے تھے اور بیتابانہ پروانہ وار اِس ''شمعِ انجمنِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' پر نثار ہونے دوڑتے اور قدموں پر گر گر کر اپنے خفیہ وعلانیہ آثام (یعنی گناہوں) سے توبہ کررہے تھے، عجب سماں تھا۔حضور پُرنُور خود بھی نہایت گریہ وزاری کے ساتھ ان کے لئے دعائے مغفرت میں مصروف تھے۔ جب سب لوگ تائب ہو چکے (تو) حضور نے (اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہُوئے) ارشاد فرمایا کہ'' آج مجھے فائدہ معلوم ہوا کہ تیرا جبل پور آنا اور اتنے دنوں قیام کرنا یوں ہوا۔''

(پھر فرمایا کہ) مناسب ہوگا اگر تَائِبِیْن (یعنی توبہ کرنے والوں) کی فہرست تیار کر لی جائے کہ'' دیکھا جائے کون کون توبہ پر مُستَقِیم (یعنی قائم) رہتا ہے؟''اس وقت کچھ لوگ چلے بھی گئے تھے، جس قدر موجود تھے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ملاحظہ ہو:

فہرست تائبین

نمبر شمار	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۱	اکبر خاں صاحب	لارڈ گنج	خضابِ سیاہ
۲	قاسم بھائی صاحب	//	حَلْقِ لِحْیَہ (یعنی داڑھی مُنڈانا)

جسے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) مٹائے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے! حدیث میں ہے:

مَنْ اَکَلَ دِرْھَمَ رِبٰوًا وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ رِبٰوًا — جس نے دانستہ (یعنی معلوم ہونے کے باوجود) ایک درم سود کا کھایا

فَکَاَنَّمَا زَنٰی بِاُمِّہٖ سِتًّا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّۃً — گویا اس نے چھتیس (36) بار اپنی ماں سے زنا کیا۔

درم تقریباً ساڑھے چار آنے کا ہوتا ہے تو فی دھیلا ایک بار ماں سے زنا ہوا۔

ادویات پی کر بال سیاہ ہوجائیں تو؟

عرض: حضور! اگر اَدویات پی کر بال سیاہ ہوجائیں تو یہ بھی خضاب کے حکم میں ہے؟

ارشاد: اس میں کچھ حرج نہیں۔ دوا کھانے سے سپید بال سیاہ نہ ہوجائیں گے بلکہ قوت وہ پیدا ہوگی کہ آیندہ سیاہ نکلیں گے تو کوئی دھوکا نہ دیا گیا نہ خلق اللہ کی تبدیل کی گئی۔

ایمان کی حفاظت کے اوراد

ایک روز بعد فراغ نمازِ عشا لوگ دست بوس ہورہے تھے اس مجمع میں سے ایک صاحب نے خدمتِ بابرکت میں عرض کیا: ''حضور! میں ضلع ہوشنگ آباد کا رہنے والا ہوں مجھے حضور کی جبل پور تشریف آوری کی ریل میں خبر ملی لہٰذا ڈاک سے صرف دعا کے واسطے حاضر ہوا ہوں کہ خداوندِ کریم (عَزَّوَجَلَّ) ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخُیر کرے۔'' حضور نے دُعا فرمائی اور

ارشاد فرمایا: اکتالیس بار صبح کو ''**یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ**'' اول و آخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اسی پر ہو، اِنْ شَاءَ اللہ تَعَالٰی خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

اور تین بار صبح اور تین بار شام اِس دعا کا وِرد رکھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْأً نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَانَعْلَمُ

اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اِس سے کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں جسے ہم جانتے ہیں اور ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس سے جسے ہم نہیں جانتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، الحدیث ۱۹۶۲۵، ج۷، ص۱۴۶)